

u0690



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## دیباچہ از مترجم ۵۹۳

افسوس ہر ہٹ دہری ہی کیا بری بلا ہے جب کسی مذہب کا پتہ پکڑ لیتی تو اسکی صورت کو بالکل مسح کر دیتی ہے اور اسکی ہر اجبی بات کا نون کو بری معلوم ہوتی ہے ہٹ دہری کی سچی بات ہی اعتبار دنیا سے اٹھ جاتا ہے لاکھوں گڑوڑوں روپیہ پر پانی بہہ جاتا ہے اور سب کوشش راہگان ہو جاتی ہے۔ اور جب یہ بلا کسی مذہب اور تعلیم یافتہ قوم کے سر چڑھتی ہے تو اور بھی بڑا بے چارہ بھی حال ہے دنیا کی اوس قوم کا جسے تعلیم اور تہذیب میں بڑے سوار یورپ اور امریکا کے دنیا کی تمام اقوام اس کے نظروں میں نہ آتے۔ مگر جب عقل سلیم اور قلب مستقیم کو اہل حالت کو دیکھتے ہیں تو بلا سے سچ کے قول کی تصدیق ہوتی ہے کہ ”اگلے پچھلے ہو جائینگے اور دیتا ہے کہ اوس ہر حق نے نے یہ جامہ پورا پورا عیسائیوں کے لیے قسط کیا۔“ سو اسب مذہبوں کو حقیر کہتے ہیں گڑوڑوں روپیہ کی کتابیں لکھ کر ان کے پاس۔“ وہیم ہو جاتی ہیں مگر دو ہزار برس سے آج تک ہندوؤں کے بھی پیچھے ہیں ہمارے ہندو ہائیوں کا یہ دین و ایمان ہے کہ وحدت حقیقی ہر اور کثرت مجازی اور کٹا قول ہے کہ

گر شود مدبرم لباس بدل شخص صاحب لباس را چو غفل

یہ عقیدہ اونا کا چاہے منطق کے سامنے کتنا ہی مخدوش ہو مگر عیسائیوں کے اوس عقیدہ کے آگے کہ ”تخلیث اور توحید دونوں حقیقی ہیں اور ایک تین ہیں اور تین ایک“ ہزار بار بجا چاہیے اور انھوں کے پیچھے رہ جانے کا قطعی ثبوت ہے

مگر الحق یہ علو الایلیٰ! ہمارے لوہ پوئی مسلمان ہائیوں نے اس اندھی تقلید کی تھی کہ اس زور سے توڑا ہے کہ جسکی آواز نے ہر سوتے ہوئے کو نہی جگا دیا۔

نوند ہ کتاب روانہ فرمادے اور اسلام ہی۔ ناظرین کو چاہئے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ از مترجم ۵۹۳۷

افسوس جو ہٹ دہری ہی کیا بری بلا جو جب کسی مذہب کا پتھر لیتی تو اسکی صورت کو بالکل مسخ کر دیتی ہے اسکی ہر اچھی بات کا نون کو بری معلوم ہوتی ہے ہٹ دہرم کی سچی بات کا ہی اعتبار دنیا سے اٹھ جانا ہے لاکھوں کڑوڑوں روپیہ پر پانی پڑ جاتا ہے اور سب کو کشش رایگان ہو جاتی ہے۔ اور جب یہ بلا کسی مذہب اور تعلیم یافتہ قوم کے سر چڑھتی ہے تو اور بھی زیادہ ہے چنانچہ یہی حال ہے دنیا کی اوس قوم کا جسے تعلیم اور تہذیب میں بڑے سوارے یورپ اور امریکا کے دنیا کی تمام اقوام اوسکے نظروں میں ہیں۔ مگر جب عقل سلیم اور قلب مستقیم اوکلی حالت کو دیکھتے ہیں تو اس کے قول کی تصدیق ہوتی ہے کہ ”اگلے پچھلے جو جائینگے اور پچھلے اگلے“ جاتا ہے کہ اوس برحق نبی نے یہ جامہ پورا پورا عیسائیوں کے لئے قلم کیا ہے۔ سو اسب فریبوں کو حقیر گتے میں کڑوڑوں روپیہ کی کتابیں لڑگوں کے پاؤں میں پھینک دیں ہمارے ہندو بانیوں کا یہ دین و ایمان ہے کہ وحدت حقیقی جو اور کثرت مجازی اذکا قول ہے کہ

گر شود مبدم لباس بدل شخص صاحب لباس را چو غفل  
یہ عقیدہ اذکا چاہے منطق کے سامنے کتنا ہی مخدوش ہو مگر عیسائیوں کے اوس عقیدہ کے آگے کہ ”تثلیث اور توحید دونوں حقیقی ہیں اور ایک تین ہیں اور تین ایک“ ہزار درجا چاہی۔ اور اگلوں کے پیچھے رہ جانے کا قطعی ثبوت ہے

مگر الحق یعلو ولا یعلیٰ! ہمارے یورپی مسلمان بانیوں نے اس اندھی تقلید کی میٹری کو اس زور سے توڑا ہے کہ جسکی آواز نہ ہر سوتے ہوئے کو نہی جگا دیا۔ ہونا سا نمونہ یہ کتاب روانہ فرماتے ہیں۔ ناظرین کو چاہئے کہ نہ اسلوب خط و موطن

افشاں اور اس کتاب میں وہ دلائل قاطعہ اور برہانیں ملاحظہ پاؤ گے جو ہر حکم پر  
 صاحبوں کی تصانیف میں ملنا محال تو کیا ناممکن ہیں اور جو اسکی یہ بزرگ کاؤ پٹیکا کا  
 بیداری سے خوب پوسکتا اس پر رونق ملے تو کامیاب ہوں یا نہ ہوں۔ پس چارے سلسلے  
 کے مؤثرین و مؤثرین کو سہ۔ یہ محمد عبداللہ کوٹلیٹیٹیم مصنف کتاب بڑا کا شکر گزار ہونا چاہیو۔  
 الاسلامی پبلیکیشنز کی حق میں نظر باغ اسلام کے پتے پتے پر محیط ہو گئی ہو اور چاہتا ہے کہ ایک دم  
 و بار کو سرسبز کر دین اور انشاء اللہ ضرور اپنی کوششوں میں کامیاب ہوگا۔ سب مسلمانوں کو  
 کہ مسلمانانہ مجمع کی کتابوں اور اس کے ہفتہ وار ماہواری پر چون کہ ترجمہ کو دوڑ کے خریدنا  
 اور انگریزی دان مسلمانوں کو تو گہر لوریل کی ان تصانیف سے خالی نہ رہنا چاہئے اور  
 ہے کہ ان کتابوں کو ادنیٰ اصلی زبان انگریزی میں مطالعہ کریں  
 اگر مسلمانوں کو اپنے مقدس مذہب کے کچھ محبت ہو اور چاہتے ہیں کہ اسلام کو جھنڈا اور  
 انگشتانین کا ڈین تو سہل سانسو ہم تائے دیتے ہیں کہ اپنے چندے سے لوریل میں جائے  
 جہرستان مسلمانانہ کیلئے بنوادیں کیونکہ وہ انگلوگ کھسے میں کہ جب تک باوری جنازے کی نہ  
 ہم کیلئے پتہ قبرستان میں دفن نہ ہونے دیگے اور زمین و مان بہت گران ہے اور کئے تو بوتے  
 نہیں ہم اگر وہ یہ رچیہ فی آدمی ہی دین تو ذرا سی بات پر پس موت اس بات کی مقتضی  
 محنت کر کے اپنی عمدہ عمدہ کتابیں دین اور کوشش کر کے کتابا رسد ہر  
 پسلائیں تم اور کئے لئے گورو کفن کی تجویز کر دو۔ کیا آجپے قرآن پاک میں شہداء نہیں ہیں  
 الا الاحسان تاکا احسان کا بلا احسان ہی ہونا چاہئے  
 شاعر پر ہر پشما آقا سے نامدار عالی وقا احباب شہید علی صاحب آئیری کا بخت نہیں اس  
 ملک انگلستان مقیم غلام کی کوششوں کا شکر ادا کرتے ہیں جو شہری سی سے لوریل کی کتابوں کا تر  
 اور پیشینہ کہ چند ہی روز میں صحیح صحیح ترجمہ تمام کتب کا اردو میں موجود ہو جائیگا و اقیانوس  
 سلام اللہ علیہ کو اسلام سے دلی محبت ہو اور مسلمانانہ لوریل کی حمایت پر کئے ہو  
 اس ترجمہ کا مشورہ  
 کہ جو پیشہ خوش و خرم

## دیباچہ طبع سوم

چونکہ طبع ثانی کی کل پانچ ہزار جلدیں ہاتھوں ماتہ فروخت ہو گئیں لہذا طبع سوم کی ضرورت ہوئی ہمنوز زیر طبع تھی کہ ہزار مہیمل محبشی حامی دین سلطان روم نے اس رسالہ کو مطالع سے اعزاز بخشا اور پسند کیا اور چاہا کہ اسے عمود اور سیرالون۔ لیگس اور دیگر حصص مغربی افریقہ و کیپٹ ہو پ  
۱۱۱ نڈال (حصص جنوبی افریقہ) ہنگری۔ جزائر فلپائن) اسٹریلیا۔ وینیزویلا کوئنگ (چین و ٹوباگو (روس) سے خصوصاً طلب شروع ہو گئی اور بعض بعض مقامات سے اکثر انتخاص نے اسکے ترجمہ کی اجازت مانگی چنانچہ رسالہ مذکور زبان ترکی۔ جرمنی۔ بنگالی اور تامل (زبان مروجہ ہندوستانی جنوبی میں ترجمہ ہو رہا ہے۔

۱۱۲ حال میں مینے ہر ایک سطر پر بہت غرض کیا ہے اور بڑی عرق ریزی سے اکثر مقامات متناسب پر اس غرض کہ مین اپنے دین کی خوبیاں پورے پورے طور سے ظاہر کر سکوں اور اس میں اضافہ بھی کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس رسالہ کے مطالع سے (فلاحی اعطی واقعی و صدقاً احسنی) کے پورے پورے معنی معلوم ہو جاویں گے۔

و سخطہ ڈبلویچ عبداللہ کوئیلم

۱۵ مئی ۱۸۷۳ء لورپول

سوم رمضان المبارک ۱۲۹۳ ہجری

مطابق ۱۲ اپریل ۱۸۷۳ء

## دیباچہ طبع ثانی

طبع اول کی دو ہزار جلدیں ختم ہو گئیں اور بنور خریداروں کی خواہش کم تھی اس طبع ثانی کی ضرورت ہوئی لہذا مرتبہ میں نے اس رسالہ کی ہر ایک سطر پر بغور نظر ثانی کو اگرچہ طبع اول کی کسی سطر میں ہی تغیر و تبدل کا موقع نہ تھا مگر بغرض لگا ہی وہ نظر ثانی میں نے جا بجا کچھ مضامین اضافہ کئے ہیں۔

یہ ظاہر کر دیکھو کہ اس رسالہ کی شایع ہونے سے خلق اللہ کو کس قدر فائدہ ہوا ہے یہ کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ اہل اسلام سوزر لیتھ۔ سنیت پیئر برگ۔ سرانڈیپ۔ پنجاب بمبئی۔ لاہور وغیرہ حصص ہندوستان و مصر نے و اہل اسلام اسٹریٹ سیلانیٹ و رنگا برہما نے برابر رسالوں کی فرمائش کی اور ہر موصوت گریٹسٹینجی ملکہ انگلستان اور ہیرائل ہائی نیس خدیو مصر نے اس کو مطالع سے معزز فرمایا۔ اور زبان بہہی۔ ہندوستانی۔ عربی۔ میں واسطے شایع ہو نیکے ترجمہ ہو رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اوراق کی مدد سے قرآن کی پیشین گوئی ظاہر ہوگی۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْكَافَّةُ  
يَكْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۝

ڈبلیو ایچ عبدالمد کوٹلیم

۳۲ ایلٹ اسٹریٹ

مورپول ۲۹۔ ذی الحجہ ۱۳۰۳ ہجری

مطابق ۱۵ اگست ۱۹۰۳ء

## دیباچہ طبعِ اوّل

ورن مال واقعہ لورپول میں جو میں لکچر دے گئے تھے اون کا خلاصہ  
اس کتاب میں درج کیا گیا ہے اکثر ہم مذہب مصنفین نے یہ مشورہ دیا کہ یہ لکچر بطور  
رسالہ کے شائع کئے جاویں مگر چونکہ اس وقت مصنف کتاب ہذا کے پاس کچھ  
نوٹ جو اس نے بوقت لکچر کہے تھے موجود تھے۔ اس لئے اس نے یہ شکل موجودہ  
شائع کرنا مناسب سمجھا اور اس کا اصلی منشاء یہ تھا کہ کل آئین اسلام مجملہ اور بالخصوص  
اس رسالہ میں شائع کئے جاویں۔ اور اس امر کی تکمیل میں اس کو برقی وقت پیش آئی  
وہ ایسا خیال کرتا ہے کہ وہ بذریعہ اس مختصر و لچسپ رسالہ کے خاص خاص  
اعتقادات اسلام ہدیہ ناظرین کر سکا اور وہ بداعتقادوں کے شکوک رفع کرنے میں  
کامیاب ہوگا

دبلاویچ عبد اللہ کوٹلیہ  
جولائی ۱۸۸۹ء





## دیباچہ طبع ثانی

طبع اول کی دو ہزار جلدیں ختم ہو گئیں اور ہمنوز خریداروں کی خواہش کم نہ ہوئی اس لیے طبع ثانی کی ضرورت ہوئی اور ہفتہ میں نے اس رسالہ کی ہر ایک سطر پر بغور نظر رکھی اور طبع ثانی کو اگرچہ طبع اول کی کسی سطر میں ہی تغیر و تبدل کا موقع نہ تھا مگر بعض اگاہی و چاہیہ میں نے جا بجا کچھ مضامین اضافہ کئے ہیں۔

یہ دیکھا کہ ہرگز نیکو کہ اس رسالہ کی شایع ہونے سے خلق اللہ کو کتنی فائدہ پہنچا۔ یہ دیکھا کہ یہ کتاب مناسب سمجھتا ہوں کہ اہل اسلام سوزر لینڈ۔ سنیت پیڑز برگ۔ سرائیپ۔ پنجاب۔ بمبئی۔ لاہور و دیگر حصص ہندوستان و مصر نے و اہل اسلام اسٹریٹ سیلیبیٹی ونگی پورہ برہما نے برابر رسالوں کی فرمائش کی اور ہر مروت گریٹ سنچیشی ملکہ انگلستان و قیصر اور ہر اہل مائی نیس خدیو مصر نے اس کو مطالع سے معزز فرمایا۔ اور زبان بہی۔ فارسی ہندوستانی۔ عربی۔ میں واسطے شایع ہو سکے ترجمہ ہو رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ ان چند اوراق کی مدد سے قرآن کی پیشین گوئی ظاہر ہوگی۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ

يَكْذِبُونَ قَوْلِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۝

ذیلو ایچ عبدالمدکو کلیم

۳۲ ایڈیٹ اسٹریٹ

لورپول ۲۹۔ ذی الحجہ ۱۳۰۳ ہجری

مطابق ۵ اگست ۱۹۰۳ء

### دیباچہ طبع اول

ورن مال واقعہ لورپول میں جو تین لکچر دے گئے تھے اون کا خلاصہ  
اس کتاب میں درج کیا گیا ہے اکثر ہم مذہب مصنفین نے یہ مشورہ دیا کہ یہ لکچر بطور  
رسالہ کے شائع کئے جاویں مگر چونکہ اس وقت مصنف کتاب ہذا کے پاس کچھ  
نوٹ جو اس نے بوقت لکچر کہے تھے موجود تھے۔ اس لئے اس نے بد شکل موجودہ  
شلیح کرنا مناسب سمجھا اس کا اصلی منشاء یہ تھا کہ کل آئین اسلام مجملہ اور بالخصوص  
اس رسالہ میں شائع کئے جاویں۔ اور اس امر کی تکمیل میں اس کو برسی وقت پیش آئی  
وہ ایسا خوب ال کرتا ہے کہ وہ بذریعہ اس مختصر و لمبچہ رسالہ کے خاص خاص  
اعتقادات اسلام ہدیہ ناظرین کر سکا اور وہ بد اعتقادوں کے شکوک رفع کرنے میں  
کامیاب ہوگا

ذیلو اچ عبد اللہ کوئٹہ  
جولائی ۱۸۸۹ء



”عظیم الفریق اور وقت گنجائش کے کل تقریباً اس جگہ بھجستہ نقل نہیں کر سکتے مگر تاہم کسی قدر ضرورت تحریر کریں گے۔“

”رہویر مینڈکنین اسحاق ٹیلر بیان کرتے ہیں کہ بہت حصہ دنیا میں اسلام کا بمقابلہ عیسائی مذہب کے زیادہ تر کامیاب ہو رہا ہے اور اس سے بہت طلب نہیں ہے کہ تعداد بت چست نو مسلمانوں کی بمقابلہ نو عیسائیوں کے زیادہ ہے بلکہ عیسائی مذہب بمقابلہ اسلام کے اکثر مقامات پر پس پا ہو گیا ہے کیونکہ جب وہ اسلام کی ترغیب دلاتے ہیں تو وہ زیادہ کامیاب ہوتے ہیں۔ اور چارے پہ کی کیفیت ہے کہ ہم گرہ کا بھی کہہ سکتے ہیں۔ اسلام مارو کو سے جاوا اور زنگبار سے چین تک پھیلا ہوا ہے اور افریقہ میں بڑے زور شور سے ترقی حاصل کر رہا ہے گو گو اور زیمبزی پر ہے اس کے چارے گئے ہیں بلکہ حال میں اوگانڈا (حبشیوں کی سب سے زیادہ طاقت دار سلطنت) بالکل مسلمان ہو گیا مغربی ہند میں بھی ہندو مذہب کی بیچ کنی کر کے اسلام اپنے واسطے میدان راہ بنانا ہے منجھ پچیس کروڑ پچاس لاکھ اہل ہند کے بائیس کروڑ اہل اسلام ہیں اور افریقہ میں اہل اسلام کی تعداد نصف سے زیادہ ہے۔ یہ کوئی اسلام کی پہلی ترقی نہیں ہے جسکی تشریح کی ضرورت ہو بلکہ یہ اس کی پائیداری کی بات ہے جو نو مسلمانوں میں بائی جاتی ہے۔ مذہب عیسائی کی گرفت بمقابلہ اسلام کے بہت کمزور ہے۔ اہل افریقہ جو مشرق باسلام ہوتے جاتے ہیں وہ پہر نہ تو بت پرستی کرتے ہیں اور نہ پہر عیسائی ہوتے ہیں اور بمقابلہ عیسائی یوں کہ اہل اسلام نے ہندو مذہب میں زیادہ کوشش کی ہے اور بیانات افسران انگریز و سیاہان اس جگہ تمثیل امثال کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہوگا کہ اونکا تجویز اسلام کی بابت کیا ہے جب کوئی حبشی فرقہ مشرق باسلام ہوتا ہے تو بت پرستی بہت ”

۱۷۸۲ء میں شمار حال سے تعداد اہل اسلام ہند کی ۵۷۳۶۵۲۰۴ اور تعداد عیسائیوں کی محدثاتی انگریزوں

۱۷۸۲ء بائی جاتی ہے۔ ایسا معلوم ہوا ہے کہ پہلی بار میں فرسید پچاس لاکھ آدمیوں کے مشرق باسلام ہوئے ہیں ۱۲

پرستی - مردم خواری - انسانی قربانی - بچہ کشی - جادوگری اوس میں سے بالکل کالعدم ہو جائے  
 ہیں - خلافت سے پاک رہنا - کپڑے پاک پہننا - خود شناسی - مہمان نوازی - غربا پروری  
 کو وہ اپنا فرض مذہبی تصور کرتا ہے - شراب خواری اور قمار بازی بالکل چھوڑ دیتا ہے  
 شرمناک ناچ رنگ اور بے تمیز آمد رفت عورات کی اوس فرقہ سے بالکل جاتی رہتی ہیں اور  
 اور پاک دامن عورات کی کو ایک عمدہ جوہر خیال کرتا ہو اور بجائے کالہی کے چستی اور چالاکی آجاتی ہو  
 اور آدمی کو قانون محدود کر دیتا ہو - پابندی اور پرہیزگاری پیدا ہو جاتی ہے -

خونیزی اور حیوانوں پر ظلم و تعدی اور غلاموں پر سختی نہایت بُری جانتا ہے - اور انسانی  
 ہمدردی اور ادب اور یکسانیت کو عمدہ تصور کرتا ہو - مذہب اسلام میں اگرچہ رسوم کثرت  
 ازدواج و غلامی جہی میں مگر اون کی برائیوں سے باز رکھا گیا ہو - اور مقابلہ تمام مذہبوں  
 اسلام سب سے زیادہ طاقت دار اور پرہیزگار فرقہ ہے - اور بخلاف اس کے یورپین تجارت  
 سے مراد شراب خواری - ہکاری اور تحقیر سے ہو اور جبکہ اسلامی تہذیب اعلیٰ درجہ کی ہے  
 اور اوس میں تعلیم و تربیت لباس شایستہ - صفائی جسمانی - راست گوئی خود شناسی بائی جاتی ہو  
 مذہب اسلام کی تہذیب اور ممانعت عجیب ہیں - افریقہ میں جو زکثیر اور بیشعاب جانیں ضایع ہوئیں  
 اونکی بابت ہلکو کتنا کم ظاہر کرنا ہے نو عیسائیوں کی تعداد اگر نہارون پر تو نو مسلمان کی  
 تعداد لاکھوں ہے - یہ ایک سخت ماجرا ہے کہ جس سے سب پر وہابی کرنا بڑی بیوقوفی ہے  
 ہلکو جاننا چاہئے کہ اسلام عیسائی مذہب سے بالکل خلاف نہیں ہے بلکہ وہ قریب قریب نصف  
 عیسائی مذہب ہے - جو حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مذہب سے ملتا ہو  
 اور جس میں علم اصول عیسائی ہے - یہودی مذہب علیحدہ ہے - اسلام مشن یہودی  
 مذہب کے محدود نہیں ہے بلکہ وہ تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہو - مسلمان چار طبقے معلم

بتائے میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ موسیٰ نبی اللہ عیسیٰ روح اللہ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم عیسائی مذہب کے خلاف نہیں ہے بلکہ عیسائی مذہب اور یہودی مذہب کا عطر ہے اور یہ مذہب ایٹیا اور افریقہ میں ایسی جلد می رائج ہو گیا کہ عیسائی مذہب میں افریقہ اور سیریا کے ڈاکٹر و نئے قواعد مذہبی عقلی قائم کئے اور آوارگی کا نام پاک دامن اور مجر دی رکھا۔ تارک الدنیا ہونا ایمانداری کا راستہ بتاتے تھے اور یہی وہ فقہری کو پاکیزگی کی علامت جانتے تھے۔ لوگ دیتاؤں کو مانتے تھے اور شہیدوں اور فقیروں اور فرشتوں کی پوجا کرتے تھے اسلام نے ان سب بد اعتقادیوں کو غیبت و نابود کر دیا علم الہی کے خلاف بحث کرنا ایک بڑی بغاوت تھی کیونکہ وہ مجرد کو اس قدر بزرگ تصور کرتے تھے کہ گویا اوس کے سر پر دینداری اور نیکی کا تاج رکھا ہوا ہے اسلام نے احوال اہل مذہب کا سکھا دیا یعنی وحدت اور برتری خدا کی بتائی۔

”اوس نے بجائے نفرائی کے مردانگی کی تعلیم کی اور اوس نے غلاموں کو اسیدین و دلائین اور انسان کو ابنائے جنس کی تعلیم کی اور اوس کی ہامیت بتائی۔“

مذہب اسلام پر پیڑ گا ہی۔ صفائی۔ انصاف۔ دلیری۔ مہمان نوازی سچائی اور لوگوں کی نصیحت کرتا ہے اور بدکاری سے بچنے کی نصیحت کرتا ہے۔ اور وہ چار نیکیوں پر کار بند ہونا اور سات گناہ کبیرہ سے بچنا سکھاتا ہے۔ اگرچہ عیسائی مذہب میں اکسانیت کا مسئلہ سب سے بڑا ہوا ہے۔ مگر اسلام میں جمہوری کیسا نفیت تعلیم کرتا ہے کوسا سطلے کہ سب مسلمان اسپین بہائی ہیں

لے نوٹ ابن اسلام چہ پہ علم بتاتے ہیں۔ علاوہ مذکورہ بالا کے حضرت آدم صلی اللہ اور حضرت نوح ہیں جنکو کٹن ٹیلر ہول گیا ہے۔

انھا المؤمنون اخوت فاصحابی اخیکم و انقواللہ لعلمک ترجموں -

اور اہل اسلام میں اپنی بھینشیں شریعت پر کیونکہ ہر ایک شخص ہی خیال کرتا ہے کہ جب ہم مسلمان ہو گئے تو تخصیص ذات اوشخص جاتی ہے اور ایک نو مسلم فوراً اہل اسلام کی برادری میں مل ہو جاتا ہے اور نو عیسائی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتا مگر نو مسلم برادرانہ استحقاق رکھتا ہے اور حسب استحقاق کناعون میں صبح میں لیکن اپنے عمل و آمد بہت کم ہوتا ہے۔ درحقیقت قرآن مجید عمدہ بہشت کا اقرار کرتا ہے۔ لیکن حقوق جو اس دنیا میں حاصل کئے جانے ہیں وہ بڑے موثر طریقے سے ہوتے ہیں۔

نو مسلمان افریقہ میں روم کثرت ازواج و غلامی بھری مروج میں حضرت رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اپنی روم کی ممانعت نہ فرمائی اور شاید یہ ناممکن بھی ہو یا مگرنا ہم آنحضرت نے اس کی بلائیوں کی تحقیق میں کوشش فرمائی۔ غلامی کوئی مسئلہ مذہبی نہیں ہے۔ مثل حضرت موسیٰ علیہ السلام و سمیت پال کے آنحضرت نے بھی اس برائی کو ضروری سمجھ کر ایچ رہنے دیا۔ یہ نسبت یونانی اہل بیت کے جیشیوں کے اہل اسلام اپنے غلاموں کے ساتھ عہدہ برتاؤ کرنے میں کثرت ازواج کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے منع نہیں فرمایا ہے اور اس رسم کے موجب حضرت داؤد علیہ السلام میں اور اسکی انجیل میں بھی ممانعت نہیں ہے۔ حضرت رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بہت آزادی کے ساتھ مروج فرمایا لیکن زیادہ شایستہ اناہیم اہل اسلام۔ مسکن یورپ۔ شرکی۔ الجسپہر زہ اور مصر کی اس رسم سے

۱۔ تعداد مذکورہ اصل تعداد اہل اسلام سے بہت کم ہے ہم دنیا میں ۲۴ کروڑ اہل اسلام محمد بنو میں

نوٹ اپنے غلاموں کو مکش اپنے کھلاؤ پہناتو حیث بنوی۔

اجتناب کرتے ہیں۔ یہ رسم جعفر بڑی ہے اور سید راہچی بھی اس رسم کی بدولت معصوم ہو گئے۔  
 کا قتل کروانا بند ہو گیا اور ہر اک عورت کی محافظ ہو گئی عیسائیوں میں ذات باہر کر دینے کی رسم  
 بمقابلہ اہل اسلام کے رسم کثرت ازواج کی زیادہ شرمناک ہے اور اسی رسم کی وجہ سے اہل  
 اسلام میں ذات باہر کر نیکی رسم ہی جاری نہیں۔ علاوہ برین اہل اسلام کی یہ رسم عورت و مرد کے  
 واسطے چنانچہ و شرمناک نہیں ہے جعفر عیسائیوں کی وہ رسم جو اون کے ملک کی واسطے بہت  
 شرمناک ہے اور جس کا اہل اسلام میں باطل رواج نہیں کہ ایک عورت ایک ہی وقت تک کئی کئی  
 شوہر کر سکتی ہے وہ عیسائی جگہ یہاں یہ رسم جاری ہے اور اہل اسلام پر چنگے بیان رسم کثرت  
 ازواج جاری ہے لگتہ چینی نہیں کر سکتے۔ پہلے ہم اپنی پتی نکال لیں تب اپنے بھائیوں کا منبت  
 اوکھیں۔ رسوم کثرت ازواج۔ غلامی۔ حرام و طلاق پر درپہ نہیں لگا سکتیں۔ اگرچہ اس وقت  
 نہیں مگر مسکو خوب یاد ہے کہ یہ رسوم ایک مرتبہ یونانی منبت میں اس سے بھی بری طرح  
 سے جاری تھی جو ملک عیسائیوں کا آباد کیا ہوا ہے اور عیسائی ہی رہتے ہیں۔

بعض بعض موقعوں پر اسلامی اخلاق بہ نسبت ہمارے بہت اچھے سے مثلاً خدا کی مری  
 پر شکر رہنا۔ پرہیز گاری۔ سخاوت۔ سچائی۔ اور اپنے ہم مذہبوں میں یکساں منبت سمجھنا  
 ایسے عمدہ کام ہیں کہ چہرہ ہر کوئی کار بند ہونا چاہئے۔ اسلام وہ مذہب ہے جس نے شراب خواری۔  
 قمار بازی۔ رنڈی بازی کو جو عیسائیوں میں کثرت سے مروج ہیں بالکل منبت و نابود  
 کر دیا اسلام عیسائی مذہب کے بہت متصل ہے جس نے اپنا مذہب شرفی و جنوبی اقلیم میں  
 پھیلا یا تھا لیکن اسلام کو بیک اور حش کے ذیل اعتقاد سے بدعجا بہتر ہے۔

۱۱۳ کتبہ بابین چائیس مسز ارسلان آباد نے جن رسم کثرت ازواج باطل مسودہ تھی۔ از ایچ  
 آردی البث جلد صفحہ ۳۸۸ مصنفہ ارکو ہاٹ۔

کہیں شکر کی اس تحریر کا یہ اثر پڑا کہ بڑے بڑے پرزور مضامین ٹائٹس میں شائع ہونے لگے جو  
 قابلِ تحسین مگر ہماری وقت گنجائش کے ایک مضمون سے زیادہ کہنے کا موقع نہ تھی  
 جو مضمون میسٹر جوزیف نامن سیاح افریقہ نے مارنومبر کو اپنی قلمی اسے با الفاظ ذیل شائع کر لیا  
 تھے تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ باوجود اون قواعد کے جو سرغنائان مذہب نے عقاید میں  
 بڑھانے کیلئے قائم کر رکھے ہیں کسی مذہب موجودہ کی بہ لائی برائی دریافت کرنا کس قدر  
 طلب ہے۔ علاوہ برین جب جو کایان غلط تصور کیا جاتا ہے اور اس پر نفرت کا انہم  
 لگایا جاتا ہے اور اس کی نگہ چینی اوس کی عدم وقعت پر محمول کی جاتی ہے جس سے وہ  
 جان لیتا ہے کہ ان لوگوں کو منہ اس قدر روشنی کی ضرورت ہے کہ جس قدر ایک  
 روشندان سے پہنچ سکتی ہے یا ایک رنگین شیشہ سے یعنی یہ لوگ اندھیرے میں رہنا  
 کرتے ہیں اور انکو دین کی زیادہ روشنی کی ضرورت نہیں۔ چند مختلف تجربے جو مجھ کو  
 مشرقی مغربی اور وسطی افریقہ میں ہوئے سنتے کے قابل ہیں اہل اسلام اور عیسائی  
 مذہب والے جشیوں سے جھگڑا کرتے تھے۔ آپ کے کسی نامہ نگار نے تحریر کیا تھا  
 کہ مشرقی افریقہ میں اور دریائے نیل پر اسلام کا بہت زور ہے اور وہ سب ایک ل  
 ہیں اور اول میں بردہ فروشی اور اور قسم کی کم قدیان پائی جاتی ہیں۔ بے بنیاد بات  
 کہی جب نہیں سکتی۔ مجھے بمقابلہ آپ کے اور نامہ نگاروں کے مشرقی وسطی افریقہ

۱۔ مضمون مارنومبر ۱۸۸۷ء کی ٹائٹس میں شائع ہوا تھا

۲۔ مسلمان اپنے مذہب کو محمدی نہیں کہتے اور نہ وہ اپنے پیغمبر ﷺ اللہ علیہ السلام  
 کی پوجہ کرتے ہیں جیسا کہ عام لوگ خیال کرتے ہیں۔ یہ عقیدہ اجنبیوں نے دیکر کہا  
 بلکہ وہ اس پر اعتراض کرتے ہیں۔



کا زیادہ خبر ہے میں دلیرانہ بیان کرنا ہوں کہ اس جہنم میں بڑے فروشی اسو جیہ ہے کہ  
ہے کہ وہاں دین اسلام کی تلقین نہیں کی گئی اگر دین اسلام وہاں ہوتا تو یہ رسم ہی  
مسودہ ہو جاتی۔

جینیوں کو دین اسلام کی تلقین نہیں کی جاتی کیونکہ مسقط کے عرب اونکو علامانہ طور پر رکھنا  
چاہتے ہیں اور اگر وہ ایسا کریں تو اونکے ساتھ بڑا ورانہ برتاؤ کرنا پڑے اور اسی طرح بہت  
مسودہ جیائی سوداگر بھی اپنے تجارتی شہروں میں اپنے ہی پادریوں کا بڑی سرگرمی سے  
خلاف ہو کر مقابلہ کرتے ہیں۔ عیسائی مذہب کا اظہار باشندہ و غیر بالا اجتماع خلاف نہوتا۔  
اس لئے آدمیوں کو اپنے مذہب کی پابندی ضرور ہے۔

یہ بڑے شد و مد سے بیان کیا گیا ہے کہ مشرقی حصہ افریقہ میں مذہب اسلام کی شاخیں  
بہت بھلی ہیں۔ یہ درحقیقت سچ ہے لیکن موثر و مجبہ بیان کر چکا ہوں اور یہ  
دوسری جو بیان کر چکا وہ بھی بہت مفید ہے اسلام مثل عیسائی مذہب کے  
ایک ایسی اجنبی قوم سے پیدائند و نکو تلقین کیا گیا ہے جو اون سے بدعجب بہتر ہے  
اور جو اون کو وحشی کہتے ہیں۔ جس اور مسقط کے درمیان میں ایک بڑی خلیج واقع ہے  
جس کو وہ پار کرنا نہیں چاہتے اور اسی وجہ سے جہتی نہ تو اٹوا رہے مثل ملوں کے طریت  
کر سکتے ہیں اور نہ مذہبی اصلاح کر سکتے ہیں لیکن میں بلا پس و پیش تسلیم کرتا ہوں کہ مشرقی  
وسطی افریقہ میں بڑے فروشی اس وجہ سے جاری ہے کہ وہاں مذہب اسلام نہیں  
منہ اور اس کا تسلیم موجود ہے مگر نام اس مذہب نے وہاں ایک بہت برائی  
اصلاح کی ہے۔ اس نے شراب کی تجارت بند کر دی۔ زنگبار میں سلطان العظم ہے اس کے  
زور کے بیچ ناگامیاب رہے کیونکہ عیسائیوں نے تجارت محدود ہونے پر اعتراض کیا۔

مگر مالک متوسط بن نہر بھیٹی نے اپنے مذہبی قواعد کی پوری پوری ملحوظ پاسندی کر لکھ کر  
 گوشہ متناک حرکات سے باز رکھا ہے۔ مغربی افریقہ اور وسطی سوڈان میں جہاں مجھے  
 جانیکا اتفاق ہوا ہے بالکل حالت مختلف پائی جاتی ہے یہاں اسلام کا مثل زمانہ قدیم کے بڑا  
 زور ہے اور نو مسلموں کی تعداد بڑھانے میں مثل زمانہ قدیم کے بہت کامیاب ہے۔ سیریا اور  
 لبون کے گلی کوپون میں اوس کی تلقین کجانی ہے اور درباے نابکر کے ذیل مردم خوب  
 کو غلط سنا جاتا ہے۔

مواخواہان مذہب عیسائی جو غلبازی سے اہل اسلام پر بروہ فریختی کا وہ پہلے لگانے نہیں سہی  
 وسطی افریقہ میں اسلام کی کامیابی پر خارت سے دیکھتے ہیں اور اوس کو غلط بتاتے ہیں ہتھ  
 ماوہ نہیں کہ اس سے زیادہ دریافت کر سکیں کہ وہ زمرہ و بنارون میں شامل ہو گیا۔ جسکو وہ ایک  
 خوفناک مصیبت اور بالکل برائی اہل افریقہ کی واسطے تصور کرتے ہیں۔ اوس سے لڑکپن میں کہا  
 جاتا ہے اور ایسا ہی وہ جوانی میں بھی کہتے ہیں کہ مذہب اسلام بزدلتوار اور آگ کے پھیلا  
 جاتا ہے وے خوش ہونے میں لگے آنکھوں میں اوس وقت کا نقشہ پھر جاتا ہے کہ جب  
 ایک بیچارہ خوف زدہ حبشی اپنے گھٹے تیکے بیٹھا ہے اور اوس کے چوہے کو آگ لگی ہوئی ہے  
 اور خونخوار آدمی اوس کی جو روچون کو عمامہ بنانے کی واسطے باندھ کر لئے جاتا ہے اور ایک  
 مسلمان ملک الموت کی صورت شمشیر برصہ ہاتھ میں لئے اوس کے سر پر کھڑا ہے اور  
 اوس سے کہتا ہے کہ موت پسند کر یا قرآن مجید پر ایمان لائے اس قسم کے خیالات جو ان لوگوں  
 کے میری رائے میں نسل بعد نسل اور شہ میں ملے ہیں ان کے دل پر نقش کا گھر ہو گئے ہیں۔

خوش قسمتی سے مجھے خود دیکھنے کا اتفاق ہوا اور دیگر طوع سے معلوم ہوا کہ وسطی اور مغربی  
 سوڈان میں مذہب اسلام کی ترقی بڑے علم اور کارگزاری سے ہوئی تھی۔ زمانہ گذشتہ

میں جتنا بدوش بنائی چرواہا اور زمانہ حسل میں سختی اور جنگش جو سہا بانو پی سو دگر  
 گذرے میں اس چرواہے نے بارہویں سہی میں اپنا دین اس قدر کامیابی کے ساتھ  
 ہمسہرا ہا کہ حیل چکے لیکر نابہ بحر اطلال تک باشتنا سے چند سہانوں کے سب اوسکی  
 پیرو ہو گئے۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ اگر کوئی سر فرما لے تو ہم بت پرستی چھوڑ کر وحشت  
 کا غارہ بجاوین کہ اسی صدی کے شروع میں ایک شخص سے فودو بانکا سر فرما بنا  
 اور اوس نے دین اسلام کو اس قدر ترقی دی کہ تمام ملک سکان ہو گیا اور وحشی قوموں کو  
 جنھوں نے خوب حیران کیا تھا اور زور دیا۔ اس پچھلے زمانہ میں جو سہا بانو پی سو دگر مذہب اسلام  
 کی ترقی میں اس معاون رہا۔ اپنے کام کے تقدس کی وجہ سے وحشی سو دگر ہر ایک قوم  
 میں جو اوس کی مکان سے سیکڑوں سال کے فاصلہ پر رہتی جز بجا بنا ہو۔ وہ وحشی بت پرستوں  
 میں مثل ایک جان دو قاب کے ہو جانا ہے اور ان کے ساتھ ہونے اور کہانے لگتا ہے  
 اوس کا مذہب اوس کے مشہور ناقابل قیاس اور متغیر قواعد مذہبی کے ہر ایک جگہ اوس کے  
 ساتھ پھرتا ہے یہ قواعد مذہبی مفسر اس قدر ہوتے ہیں کہ اوس کے بھائی بت پرست  
 جگو سمجھ سکیں اور چنہ کار بند ہو سکیں یہ سو دگر ایک ماہ چھ ماہ یا سال بہر قیام کرنا ہے  
 جس زمانہ میں اوس مقرر ہیں اوس کی صفائی پوشاک کی تغیر لینے ہیں اور اوس کی  
 عقیدہ کرنے لگتے ہیں وہ اس مذہب میں کوئی بات ایسی نہیں پاتے جس کے حاصل  
 کر بھی وہ خواہش نہ کر سکیں یا جگو وہ سمجھ نہ سکیں۔ اس طریقہ سے بیشمار وحشیوں  
 میں تہذیب اور اسلام کا بیج بویا گیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں صد ہا مشفقیتوں کو بغیر  
 کی آواز سے زمین گونج جاتی ہے اور بیج کو اور دوپہر کو اور شام کو برابر اذان نماز ہوتی ہے  
 اور وہ گھٹے جو پیشتر بت یا نارا شیدہ پنھروں کے سامنے خم ہوتے تھے اب خدا کے وحده قلاشر

کے حضور میں جنم کئے جاتے ہیں اور وہ لبِ خواہی بہانی کا گوشت کھا کر خوشی کے  
غسرہ مارتے تھے اب خداوندِ کریم کی صفت و ثنائیں تلائے جاتے ہیں۔  
اگر ہمیشہ مذہبِ اسلام کی ترقی احسنِ سلم کے ساتھ نہ ہوئی تو کون سی بات تعجب کی ہے؟  
کیا ہم اٹھارہ سو برس سے یہ نہیں پڑھتے چلے آئے ہیں کہ ہیکو کسی کو خبرِ اُدعوت  
مذہبِ مذہبی چاہئے؟ دلوں و حامی دینِ حبشی اپنے بد اعتقاد جاہل بیابانیوں کو جبراً  
کبھی اپنے مذہب کی تلقین کریں تو کونسی تعجب کی بات ہے؟

چارے ہم وطنوں نے جو اس معاملہ میں تحریراً و تقریراً رائے دی ہے وہ ہم مختصر اُبیان  
کر کے اب ہم بھیہ بیان کرینگے کہ مذہبِ اسلام کے عقاید کیا ہیں اور وہ بلا حجت مان لینے  
کے قابل اور عام فہم ہیں یا نہیں؟

اسلام مثل ایک گھوڑے کے ہر جو خوبصورتی طاقت اور برداشت میں متطبیق ہو  
اور تقصیر ثابت کرنے میں بہت چالاک ہو۔ یا مثل ایک بیخِ بزان کے ہے۔  
مذہبِ اسلام یہ تسلیم کرتا ہے کہ موت کو نہ بہو لو اور چونکہ زندگی بے ثبات ہے اس لئے  
اس گھوڑے زمانہ میں جو نیکی کر سکو کر لو اور اسی طرح جو بڑے مرتے پر طیار ہو۔

اصلی تسلیم مذہبِ اسلام کی ہے کہ ہر قوم پیدائش دنیا سے قیامت تک ایک سچا عقیدہ  
میں رہے گا اور دنیا و اس کی سمجھائی کو سمجھانا ہے یعنی خدا واحد ہے۔

۵۔ نوٹ۔ فلسطینیہ کے شاہی محفلِ بلدیہ زینِ رمضان المبارک  
شہ ۱۳۳۱ ہجری مطابق مئی ۱۹۱۲ء صیوسی کوئٹہ اسپرمل مجیشی خاڑی عبد الحمید اللہ  
حسامی دین سلطان شری نے اپنی زبان مبارک سے مجھ سے یہ تعریف و ثناء  
مذہبِ اسلام کی بیان کی تھی۔





خود لطیف ترین

خدا کو ازنی۔ عالم الغیب۔ فادر مطلق۔ اور حکیم مطلق جاننے سے مجرب۔ علوم ہوتا ہے کہ خدا کا مذہب اور اوس کے قواعد زندگی ہمیشہ ایک ہی رہیں اور رہیں گے۔ اور ایسے مذہب کا نام اسلام ہے جس کے معنے بھی نہیں ہیں کہ اوس کے احکامات پر بالکل توکل کر لو یا انکی پوری پوری پابندی کرو بلکہ بیش بہا ہیں کہ حتی الوسع نیکی میں کوشش کرو۔

قرآن مجید کی دو کھمورت میں علم اخلاق کے اصل اصول اس طرح بیان کئے ہیں۔

الم ۞ ذَاكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۞ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۞ الَّذِينَ يُؤْتُونَ زَكَاةً وَيَسْتَمِعُونَ وَفُتُوهُمْ  
وَعَسَىٰ أَن تَكُونُوا مِّنَ الْمُفْعِلِينَ ۞ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَّا أُنْزِلَ إِلَيْكُم مِّن ذِكْرِكُمْ  
قُلُوبًا خَرَّةً ۞ هَٰذَا الْكِتَابُ عَلَىٰ نَفْسٍ رَّحِيمٍ ۞ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مِّنْ دُونِهَا  
يُكْفَرُونَ ۞

خاص خاص اصول زیب اسلام کے مفصلہ ذیل ہیں۔

اول۔ خدا کو وحدۃ لا شریک مدظلہ تعالیٰ قومی اور دینی جسم جاننا اور اوسے کا محقق رکھنا۔

دوم۔ اپنے مضمون پر زعم اور اون کے ساتھ برادرانہ بتاؤ کرنا۔

سوم۔ غصہ کو ضبط کرنا۔

چهارم - خاکستر ادا کرنا -

پہنچم۔ مہمان کو برحق جانتا۔

۱۰۔ بیج البلاغت۔ سوانح عمری و تلقین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف: امیر علی باب ۱۹۔

سورة البقرة آيتين من ابتداء الفاتحة -





وَجَعَلَ لَكُم مِّنْهُ رِجَالًا مَّا لَكُم لَاترْجُونَ اللَّهَ وَمَا رَأَىٰ اِلٰهًا تَرَوْا كَيْفَ تَخْلُقُ  
سَمَواتٍ طَبَقًا وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِي سُدْحٍ مِّنْ اَنْوَارٍ جَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا وَانْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً  
ثَمَرًا لَّيْسَ فِيهَا مِنْ اَنْجَارٍ وَّالَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بَسَاطَةً لِّتَسْلِكُوا مِنْهَا سَبِيلًا فَمَآ جَاءَ  
قَالَ نوحٌ رَبِّ اِنِّهٖمُ عَصَوْنِي وَاَتَّبَعُوْنَ لِحُمُوزِهِ مَالِدًا وَّوَلَدَهُ الْاَخْسَارَ

ایک مدت بعد پھر دنیا آباد ہوئی اور لوگوں نے دین حق کو باطل ٹھہرا کر ہر بت پرستی شروع  
کر دی تب خدا نے ایک اور مشہور نبی کو اونکی ہدایت کے واسطے بھیجا کہ وہ انکو دین حق  
کی تلقین کرے اور بت پرستی سے باز رکھے اور اونکو گناہوں پر اونکو متنبہ کرے یہ  
نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والدیشک  
بت پرست تھے اور یہ بات کتب عیسائی سے بھی ثابت ہے (رجو شواللعمدہ جلد  
۲-۱۴۷) اور جب اونکی والدیت پرست تھے تو اغلب یہ کہ وہ بھی کسے زمانہ میں بت پرست  
رہے ہوں اونکی بت پرستی صرف جو شواہی کی کتاب میں درج نہیں ہے بلکہ  
یہودی بھی اسکو تسلیم کرتے ہیں مگر اس میں اختلاف ہے کہ کس عمر میں اونہوں نے  
بت پرستی ترک کی بعض یہودی مصنف تحریر کرتے ہیں کہ نین سال کی عمر میں اور بعض کہتے  
ہیں کہ او بیتر عمر میں بت پرستی ترک کی تھی میں اور مع ابراہیم زیکتہ کی اتفاق رائے  
چالیس سال کی عمر ہے اور یہی عمر اکثر مفسرین قرآن مجید نے بھی لکھی ہے مگر اکثر علماء اسلام  
۱۵-۱۶ برس کی عمر بتائے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بت پرستی ترک کرنے کا حال

سے نوح کی نبوت کا حال کلام مجید کی سورۃ - ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶ میں ذکر ہے

۱۷ جزئیات ۱-۱۱ باب محمد میں - میو - نیو جلد ۳ باب ۲۹-

۱۸ بحوالہ تاملہ - ندرام - ۳۲-۱۸۱۷ ایدہ میں -

۱۹ نمائندہ ہی ریلیجی پر سار صفحہ ۶۱ و ۶۱-

کلام مجیدی جیسی سورۃ الانعام میں اس طرح نازل ہوا ہو۔  
 وکذا لک نر می ابراهیم ملکوت السموات والارض ولیکون من المؤمنین ۵ فلما جن علیہ الیل را کو کتابہ  
 قال ہذا ربی فلما افل قال ۶ احب الالفین ۵ فلما را القمر بازہا قال ہذا ربی ۷ فلما افل قال لئن لم یسجد  
 ربی لاکون من القوم الفعالمین ۵ فلما را الشمس بازہا قال ہذا ربی ہذا اکبرہ فلما افلت قال القوم  
 انی بری ۸ مما تشرکون ۵ انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض خفیفا وانا من المشکرین ۹ وما جوفہ  
 قال تجا جونی فی اللہ وقد ہاین ۱۰ ولا اخاف مما تشرکون ۱۱ ہ الا ان یشاء ربی فیما ید وسع ربی کل شیء علیہ  
 افلا تذکرون ۱۲ وکیف اخاف ما شکرتم ولا تخافون انکم اشرکتتم بالعدہ ما لم یمنزل بہ علیکم سلطانا فاعلم ان  
 الحق بالاسراج انکم تعلمون الذین امنو ۱۳ ولیم یلبسوا ایما نہر یلبسوا اولئک ہم لامن دہم بہت مدلل ۱۴  
 قرآن شریف کی ظاہری اور مصدقہ شہادت جسے معلوم ہوتا ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام  
 کا خاندان اجالہ سماوی کی پرستش کرتا تھا قابل لحاظ ہے۔ اور چونکہ حضرت موصوف  
 منطقی تھے اسلئے انہوں نے اونکی ماہیت اور خاصیت ضرور دریافت کی ہوگی۔ زہرہ  
 عطارد یا مشتری میں سے ایک ستارہ حضرت موصوف کا دریافت کیا ہوا ہو۔ جو طریقہ  
 کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خدا کو پہچاننے کے کا قرآن مجید میں درج ہے  
 اوسکی تائید تالمید کی روایت ۱۵ اور جوزیفسؑ کی تحریر سے ہوتی ہے۔  
 دوسرے مشہور و معروف نبی اللہ جسے خدا نے اپنے بندوں کو دین حق تلقین کرایا  
 وہی کلیم اللہ تھے موسیٰ علیہ السلام کی رسالت کا حال جو درج قرآن ہی۔ اسقدر انجیل سے  
 مشابہ ہے کہ اوسکے لفظ بلغظا عادہ کی ضرورت نہیں صرف ایک نصیحت جو انہوں نے

۱۵: برٹلوک رب رب ص ۱۰۰ صفحہ ۶۴۰۔

۱۶: جوزیفس کتاب یہودیان جلد اول باب ۷۔

خلق اللہ کو کی اور جو قابل اپنے بچے ہو کہ ہم اوسپر کار بند ہوں ذیل میں درج کیجاتی ہے  
 وہو انہا۔ قال موسیٰ لقومہ استعینوا باللہ واعبرو ج ان الارض للذین ہرثمہا من لیشاء من عبادہ  
 والمعاقبۃ للمتقین ۛ

بڑے نبیوں میں یا پانچویں نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں جنکو عیسائی اپنا نجات دہنہ  
 کہتے ہیں اور جبکہ مرتبہ خدا کی برابر شمار کرتے ہیں اور اسی امر کا اسلام اور عیسائی مذہب  
 میں بہت بڑا فرق ہے عیسائی اپنے عجیب اور مشکل فرق کی علم سے تو واقف نہ ہتھا سکتے  
 یہ خیال کرنے لگے کہ ہم تثلیث کے قایل ہیں اور جب اونسے سوال کیا جاتا ہے کہ  
 تثلیث کیا چیز ہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ تثلیث میں باپ بیٹا اور پاک روح تینوں شامل  
 ہیں۔ اور کبھی یہ بھی جواب دیتے ہیں کہ تین چیزیں ملکر ایک خدا ہے مگر جب اس ظاہری  
 بے ثباتی کی وجہ دریافت کیجاتی ہے تو وہ اسکو ایک عقیدہ لایخل بتاتے ہیں  
 اور اگر کوئی کیتھولک یا ایسکوپیدین (بادری کا ماتحت) یہ کہتا ہے کہ یہ بچے عیسائی  
 یا کیتھولک کے مشہور و معروف عقاید ہیں جنکا نام ایٹھنیسیسین عقاید مذہبی ہے اور جسے  
 جب اوسکی وجہ پوچھے جاتی ہے تو وہ یہ کہہ کر ٹال دیتا ہے کہ جو ان عقاید کے ایک  
 نظریہ پر اعتبار نہ کر لیا اوسپر دایمی تباہی نازل ہوگی۔

پیرن شاعر نے ایماندار عیسائیوں کو خیالات اس عقیدہ کی بابت اپنے نظم  
 میں اسطرح تحریر کرتے ہیں۔

ایٹھنیسین کا کلام جو تمہارے سچے معتقدین کو بہت خوش کرتا ہے اوسکے پڑھنے سے

۱۵ سورہ ۷۱ الاعراف۔

پیرن ڈن جان۔ نظم ۶۔ اسٹانز ۲۳۱۔

ہر اک شخص معلوم کر سکتا ہے۔ مجھے تعجب ہی اگر کوئی اوسمین نکتہ چینی کرے وہ ایسا عمدہ اور لارو دلاکد اور پاکیزہ ہے۔ کہ اوسے عبادت کی کتاب کی ایسی پریت ہوگی جیسے بارش کے ایک چھینٹے سے ہوا کے۔ تثلیث مقدس کتاب کا لفظ نہیں ہے اور نہ کسی جگہ انجیل میں اس کا مذکور ہے بلکہ دوسری صدی عیسوی میں یہ لفظ گرجوں میں اس غرض سے تلقین کیا گیا تھا کہ خدائی میں تین اشخاص کا شامل ہونا ثابت ہو جاوے بڑے بڑے شاعر عیسائی مذہب کے اس نکتہ کے حل کرنے میں قاصر رہے ہیں اور انہوں نے اپنے رسالوں میں اسکو بھید الہی یا عقدہ لایجل لکھا ہے۔

ڈاکٹر رائنس لکھتا ہے کہ اگر انسان اسکے نکالنے کی حد سے زیادہ کوشش کرے یا اس بھید کے سمجھنے میں بہت ہی دہمہ پیر مارے تو یہی تثلیث کا بھید الہی دریافت کرنا اوسکے قبضہ قدرت سے باہر ہے۔

اگر ڈاکٹر رائنس کی یہ رائے درست ہے تو اسکینڈے نیویا یا مصر کے عقاید سابقہ کے موافق اوسکے دیوالا (توانج حین) اور فلاطون کے مدرسہ کا یا حال کے ہندوؤں کا علم الہی ہی عقدہ لایجل اور بھید الہی تصور کیا جا سکتا ہے جسکو عیسائی کبھی تسلیم نہ کریں گے۔ دوسرا مصنف اس معاملہ میں یون اپنی رائے ظاہر کرتا ہے۔

”عیسائی مذہب والوں میں مسئلہ تثلیث بلا حجت مان لینے کے قابل ہے کیونکہ جب خدا نے اپنی پاک زبان میں اوسکے تعریف فرمائی ہے تو اوجہ تپ کرنا یا اوسکی ہمت دریافت کرنا نادانی اور مضردینداری ہے اسی خوش فہم کی دیندار عیسائی پہاٹیو شکو اس بھید کے دریافت کرنیکی کوشش نہ کرنی چاہئے محکو چاہی کہ اسکو بلا حجت

سے ایڈمز ویس درلڈ سپلیٹ۔

اور دین کے مان لو اور اگر تم ہماری سمجھ ناقص اس سبب کے دریافت کرنے کیواسطے ترغید دلاؤ آپس میں  
یوں مطمئن کرو کہ یہ مذہب کتنی ہو لگ ہی کیسا مذہب اگر کسی نے اس میں ذرا سی شک کیا تو وہ ہمیشہ کیواسطے  
خست و نابود ہو جاوے گا۔

بڑی تعجب کی بات ہے کہ عیسائیوں کی انجیل میں مسئلہ تثلیث کا سواے ایک جگہ کہے اور کین ذکر نہیں  
اور ذکر اس جگہ ہے (اچان جلد ۱) عالم علوی میں تین خیرین میں باب اور خدا کا بیٹا عیسیٰ مسیح اور  
روح القدس اور یہ تینوں ملکر ایک ہیں۔ اور سب سے زیادہ تعجب کی یہ بات ہے کہ ریفرن کیٹی نے انجیل میں  
یہ عبارت بدین وجہ لکھی کہ یہ فقرہ ایمان داری سے درج انجیل نہیں ہو سکتا جسکے تائید کلامی نبیوں  
کین دلورس وغیرہ نے کی ہے اور یہ فقرہ کوہرنی کا تیسرے میں علاوہ بریں کیلمیٹ خود تسلیم  
کے انجی نہیں کرے۔

۱۷ ادگسٹان کیلمیٹ فرانس کا باشندہ تھا اور علم تاریخ اور علم الہی کا عالم فاضل تھا یہ مقام پیرس تعلیم میں  
پیدا ہوا اور اسے ۱۷۵۷ء میں مقام پیرس قضا کی اسنے ابتدا میں فقیر کو علم فلسفہ اور علم الہی حاصل کیا پھر  
اسنے بہت سی تفسیریں تصنیف کیں جو بمقام پیرس ۱۷۶۸ء میں ۱۷۶۹ء میں شائع ہوئیں اور جن میں انجیل  
سابقہ احوال کی کل کیفیت درج ہے اور اسکی تصانیف حد سے زیادہ ہیں اور وہ سب بھی ہی نہیں ہیں بلکہ تواریخ  
جغرافیہ نسب نامہ۔ تذکرہ وحالات متقدمین ہی ہیں۔ ڈکشنری مسٹوریک ایٹ کریٹیکل ڈی بے بائبل جو  
بمقام پیرس ۱۷۷۷ء میں شائع ہوئی اور جسکا ترجمہ زبان انگریزی اور جرمنی اطالیہ اور ڈچ میں ہوا زبان انگریزی  
میں ۱۷۸۸ء میں ترجمہ ہوا تھا اور ڈیوڈ ایٹن کوٹیس سکریٹری است بروکیس جو بمقام پیرس ۱۷۸۸ء میں شائع ہوا  
وہ کتابیں ہیں جنکی وجہ سے اسکی بہت شہرت ہوئی کیلمیٹ بمقابلہ اپنی ذہانت کے علم کیوجہ سے زیادہ  
مشہور و معروف تھا۔ صرف یہودیوں کے مذہب کی ماہیت اور مشرقی علم صرف و نحو میں وہ خام تھا۔ ہر دو  
تذکرہ بالائی اسکی ہم مذہب ہی عزت نہیں کرتے تھے بلکہ پرنسٹنٹ ہی لوکی عزت کرتے تھے۔

کتاب ہے کہ

جواب سوال حاکم وقت کے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وہ اس موقع پر قابل  
لحاظ ہے۔ حاکم نے دریافت کیا ”ای پہمے ما ستر بچے کیا کرنا چاہئے جسے زندگی ابدی  
حاصل ہو“ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ”تو مجھ کو اچھا کیوں کہنا ہے سوائے خدا نے  
واحد کے اور کوئی اچھا نہیں ہو“ (لیوگ ۷: ۵-۱۸، ص ۱۴) وہ لوگ جو یہ خیال  
کرتے کہ عیسیٰ ہی خدائی واحد ہے۔ اور ان کو ان مقرون پر غور کرنا چاہئے۔

بہان تک تو جیسے عیسائی مذہب کے تئذ تئذ کا حال ادبہم حال بیان کیا کہ وہ عیسیٰ  
علیہ السلام کو خدا کی ذات میں شریک کرتے ہیں۔ اور اب ہم یہ تحریر کر چکے کہ مذہب اسلام  
اس بارہ میں کیا رائے دیتا ہے۔ میری رائے میں خدا کو انسان کہنا یا کسی انسان کو اوہ کی  
ذات میں شامل کرنا محض یہود کی ہے۔ یہ خیال اس کا تہرین قیاس نہیں بلکہ یہ ایک  
مذہب بات ہے۔ مسلمانوں کا یہ اعتقاد ہے کہ خدا میں کوئی مخالفت نہیں اسی  
لئے ہکوانی رائے سالم سے قوت بخود عنایت کی جسکے طفیل میں ہم ہر ایک چیز کی اپنی  
سے واقف ہوتے ہیں یہ ماننا کہ ہماری قوت مجوزہ محدود ہے مگر خدا کا وجود زمانہ میں  
مشہور ہے ہمیشگی اور پائانی کی فکر کرنا عقلمندی نہیں یہ صرف خدا کی ذات کی واسطے  
ہے اور بطرح ہم خدا کو ماننے میں ہکویہ ہی مان لینا چاہئے کہ اوہ کی ذات کی واسطے  
پائانی اور ہمیشگی ہی ہے اور یہ بات تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا کہ کوئی ایک شخص مسندہ اور خدا دونوں  
نہیں ہو سکتا۔

انسان کیا چیز ہے؟ انسان خدا تو ہے جسکو اس نے عجیب قدرت عطا کی ہے  
مگر قضا و قدر سے نہ ہوا ہے اوہ کی ذاتی طاقت۔ عقل۔ فہم و محبت محمد و مریم اور

اسے یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ باتیں اوسمیں چہنشہ یکسان پائی جاتی ہیں بلکہ ابتداء میں ترقی سے اوسمیں ان باتوں کا مادہ پیدا ہوتا ہے اور جون جون اسکی عمر بڑھتی جاتی ہے یہ بھی ترقی کرتے جاتے ہیں آدمی کا فانی ہونا اور اسکی ترقی انسانیت کی دلیل ہے اور اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں یہ باتیں موجود تھیں اور وہ خدا سے تو یوں کہو کہ وہ آدمی نہ تھے۔

اب ہکو یہ دیکھنا چاہئے کہ خدا کیا ہے؟ یا بقول عیسائی پادریوں کی وہ کونسی ذات ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں موجود تھی؟ وہ ذات تادریوں کی ہے جسکے تابع فرما رہیں و آسمان ہیں۔ لَنْ الدِّمِیُّ لَمْ یَلْکُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَبِمِ تَخْذِ وَلَدًا لَمْ یَکُنْ لَہُ شَرِکٌ فِی الْمَلٰئِکَةِ وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَرَهُ تَقْدِیْرًا

کیا اس خدا کے وحدہ لاشریک کی ابتداء یہی تھی۔ ۹

کیا یہ خدا ہی بتدریج بڑھا ہی اور اوسمیں ہی عقل بتدریج آئی ہے اور رفت رفتہ ایسے ترقی حاصل کی ہے کہ اسکو کب کوئی نہیں پہنچ سکتا؟ ۹۔

نہیں کہیں نہیں خدا کی ذات پر بعد رسوائی کا دیکھیں نہیں لگ سکتا۔ قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہُ کُفُوًا اَحَدٌ۔

اب اس کے بارہ میں کیا کہتے ہو جسکو تمہارے پادری "پاک بھید الہی" کہتے ہیں یعنی خدا کو "خدا اور انسان" بتاتے ہیں؟ ۹۔

اگر وہ انسان ہے تو اسکی ہر قسم کی لیاقت محدود ہے!۔

سورۃ ۲۵ الفرقان۔

سورۃ ۱۱۲۔ اخلاص۔

اگر وہ خدا ہے تو اس کی لیاقت کہی محدود نہیں ہو سکتی !!۔

ثبوت انسانیت یہ ہے کہ وہ مثل انسان کے بچہ کے (مقدور اور جاہل پیدا ہو کر بڑے ہوے۔

اثر ثبوت خدائے یہ ہے کہ وہ نہ پیدا ہوے اور نہ بڑے ہمیشہ سے ایسے ہی تھے اور ایسے رہیں گے۔

اسے عیسائیوں تم دبدبہ میں پھنسنے ہوے ہو۔

مثل طوطے کے یہود مت بلکہ کہ تہید بھید الحی ہے اور ہکو تسلیم کرنا چاہئے

یہ کوئی بھید نہیں ہے بلکہ اسکے مقلدین کے اعتقاد پر تعجب کی بات ہے۔

یہ بالکل بے وقوفی اور ذلیل لا طایل ہے۔

ہر اک شخص ایک سرسری نظر سے اس یہودگی کو کہہ سکتا ہے کہ یہ مکرو دغا ہے۔

اب اس باوجود کوئی بابت جسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کو یہ نہیں لگتا بلکہ خدا کی ذات پر مبنی ہے  
ہم کو قرآن سے صلاح کرنا چاہئے جسے ہم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پوری پوری حالات معلوم ہو جاوے

انما المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ و کلمتہ ج القہاد علی مریم و روح منہ طفا منوا

باللہ و رسالہ ج و لا تقولوا ثلثۃ و لا متہوا اخیر الکلم ط انما اللہ الہ واحد و سبحنہ کو بکولہ و لہ

لہ مافی السموات و مافی الارض ط و کفی باللہ وکیل لہ لن یتکلف المسیح ان یشکک عبد اللہ

و لا ملک لہ المقربون ط میں اللہ لکم ان تضلوا ط واللہ کحل شیء

عسیم ط

انما المسیح ابن مریم لارسل ج قد خلعت من قبلہ الرسل ط و امہ صدیقہ ط کا نا

یا کھن الطعام ط

۱۷ سورۃ النسا اخیر۔

۱۷ سورۃ النسا اخیر یعنی نہ تو خدا کی مان نہیں اور نہ وہ کسی قسم کی شرکت خدا سے رکھتے ہیں۔



اغلباً ایک دیندار عیسائی بڑے زور شور سے اسکے خلاف ہوگا اور جسے نفرت کرگیا کیونکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صداقت پر کرتا ہے اور ہم اونکو معمولی آدمی بتاتے ہیں اور وہ حقیقت چمکو معمولی آدمی نہ کہنا چاہئے کیونکہ آدمی حقیر غریب اور لاچار ہے۔ انسان کا وہ مرتبہ ہے کہ کہ وہ خداوند کریم سے ہمکلام ہوتا ہے اسے خدا محبت کرتا ہے اور اسکو فوت بخیر کے ذریعہ سے صلاح تکب و تباہ ہے وہ عبادت کی لیاقت رکھتا ہے اور اسکی عبادت پر خدا خود خیال رکھتا ہے۔ خدا خالق ہے اور انسان اس کے مخلوق پس ہمارا یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی مرسل اور انسان ہے کوئی تحفیر نہیں ہے بلکہ اسے یہ پایا جاتا ہے کہ خداوند کی طرف سے اونکو کسی خاص صفت سے موصوف کیا تھا جو اسکے اور بندوں میں نہیں۔

کیا ہم مسلمانوں کا بڑے استغراق سے عیسائیوں کی تفصیل ثابت کرنا اور انکی اس توانا کو چھوٹا کرنا کوئی گناہ کی بات ہے؟ عیسائیوں کے ایسے خیال نے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا میں بہتوں کو دین سے گمراہ کر رکھا ہے۔

جو لوگ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ہونیکا یقین نہیں کرتے اونکو عیسائی منکر بتاتے ہیں اور مسلمان اونکے اس تعصب اور سریع الاعتقاد سی پر ہنستے ہیں اور کہتے ہیں "بیشک وہ منکر ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کو خدا بناتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود فرماتے ہیں **وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ اسْمِعْ لِي اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ ط**

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بندگان خدا کو برا برتہ دل سے تلقین فرمایا ہے کہ خدا سے محبت کرو اور اسے پرہیز و سہ رکھو اور اسکی عبادت کرو۔ انہوں نے کہی اپنی طرف اشارہ ہی نہیں کیا اور یہ بات تو انگریزی انجیل کے دیکھتے سمجھ ہی تا بخضرت ہوتی ہے کہ جب

سورہ المائدہ (لا یحب الله)



مثل اپنے فرزند کے کہتے تھے ابھو آنحضرت ان ہی کی سرپرستی میں تھے کہ آپ سے محققانہ علامات ظاہر ہونے لگیں آپ تنہائی پسند تھے ایک موقع پر کسی لڑکے نے آپ سے اپنے ساتھ کھیلنے کو کہا تو آپ نے جواب دیا کہ "انسان ایک عمدہ کام کے واسطے پیدا کیا گیا ہو نہ اسلئے کہ لہو لعب میں مشغول ہو" آپ کے قوت تخلیق عالی و مافیہ اور نفاست اور صفائی قلب تعجب انگیز تھے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے ہر و لغز و ذوق و تحقیق تھے آپ کو بچوں سے بہت محبت تھی خیرۃ انکساری اور حلم کو آپ بہت دوست رکھتے تھے۔ باعتبار روایت کے آپ کا قدمبارک متوسط درجہ کا تھا اور آپ کا حسن و لغو تھا۔ آپ نوشت و خواند سے امی محض تھے یعنی نہ تو پڑھ سکتے تھے اور نہ لکھ سکتے تھے جس کا ذکر قرآن مجید کی ۲۹ سورۃ میں یوں آیا ہے "وما کنت تعلمون من قبل ان یکتب ولا تحط بحسبک اذا لارتاب المبطون"۔

چالیس برس کی عمر میں آنحضرت صلعم غاہرہ میں (یہ ایک ویران ٹوٹا پھوٹا درہ اور خشک نالہ ہے جس میں نہ تو کسی قسم کا پہول ہو نہ درخت ہے نہ کوئی چاہ ہے) جو کہ منظر سے تقریباً ایک گھنٹہ کے راستہ پر ہوگا اور جہاں آنحضرت صلعم ہر سال تشریف لویا کرتے تشریف لیگئے اور قریب ایک ماہ کے یاد الہی میں مصروف رہے جب آپ ماہ رمضان المبارک میں اس غار میں شب و روز اپنا کل لپیٹے یاد الہی میں مصروف تھے اپنے قریب آدھی رات کے ایک آواز دو مرتبہ سنے اور دوبارہ اپنے کوشش کی کہ وہ آواز پر نہ سنائی دے لیکن وہ بند نہ ہوئی آپ کو یہ خیال ہوا کہ شاید اب دم واپسین میں تیسری مرتبہ وہ آواز اس زود سے آئی کہ آپ سے صبر نہ ہو سکا اور اپنے منہ کے کھڑکیاں تو آپ کو مقدر و فانی

معلوم ہوئی کہ آپ بیہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو ایک فرشتہ بفعل انسان آپ کے پاس  
 کھڑا کہتا تھا کہ اسی محمد مصطفیٰ میں جبرائیل ہوں۔  
 اوس فرشتہ نے آپ کو ایک سفید ریشمی کپڑا لکھا ہوا دیا اور کہا کہ اسکو پڑھو۔  
 آنحضرت صلعم نے جواب دیا کہ میں خواندہ نہیں ہوں میں نہیں پڑھ سکتا۔ فرشتہ کا جواب  
 قرآن مجید کی سورۃ ۹۶ میں لکھا ہے۔

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝  
 عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ طَلَّانَ الْإِنْسَانَ لِيَطْغَىٰ ۝ أَنْ رَآهُ اسْتَفْغَىٰ ۝ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ ۝ أَرَأَيْتَ  
 الَّذِي يَنْهَىٰ ۝ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ ۝ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ ۝ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ ۝ أَرَأَيْتَ إِنْ  
 كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝ أَلَمْ يَعْلَمِ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ ۝ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۝ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ  
 خَاطِيَةٍ ۝ فليدع ناديه ۝ سندع الزبانية ۝ كَلَّا لَا تَطَّعُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝

فرشتہ اسقدر کہہ کر چپ ہو گیا اور آنحضرت صلعم کو ایسا معلوم ہوا کہ گویا خدا کا نوا آپ کے دماغ  
 میں سرایت کر گیا اور اپنے وہ تحریر فوراً پڑھ لی اوسمیں وہ احکامات لکھے ہوئے تھے  
 جو بعدہ بفعل قرآن مجید ظاہر ہوئے۔ جب آپ اسکو پڑھ چکے تو حضرت جبرائیل نے یہ کہہ کر فاب  
 ہو گئے کہ ائی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ رسول خدا ہو گئے اور میں اوسکا فرشتہ ہوں  
 دُن لکھتے ہی آپ فوراً گھر کو روانہ ہوئے اور اپنی زوجہ حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا  
 سے شب کا حال یوں بیان کیا کہ ”میں نے جو کچھ اپنے شکوہ دیکھا اور سنا یہ وہ سچ ہی اور میں  
 حقیقت نبی ہو کر مذہب کی اصلاح کو لگایا صرف یہ ایک خاص خیال یا سوچ نہ یہ طالی ہے حضرت بی بی صاحبہ  
 غور کر کے فرمایا ”بڑی خوشخبری سنائی قسم یہاں خدا نے پاک کی کہ جسکے اختیار میں میری جائز  
 ہے ۲۴ رمضان المبارک۔“



میں نازل ہوا ہے یہ لوگ آپ کو جو بیٹا سمجھتے آپ کو آزار پہنچا دیں گے آپ کو جلا وطن کر دیں گے اور آپ سے جنگ کر دیں گے۔

باوجود اس یقین کے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دبدبہ میں تھے آپ کو یہ یقین تھا کہ میں حضرت جبرائیل سے ہمکلام ہوا ہوں اور اوہ ہوں نے جو لفظ کہے ہیں وہ میری لوح مسینہ پر مجسم موجود ہیں لیکن اس بات کا یقین نہ تھا کہ میں واسطے تلقین کے منتخب کیا گیا ہوں کیونکہ اکثر اہل فطرت آپ پر حسد کرتے تھے اسی دبدبہ میں آپ اسی درہ کوہ میں پتھر پرف لے گئے اور حالات گذشتہ پر غور فرمانے لگے۔

اوس وقت حضرت جبرائیل آئے اور حضرت سے یوں ہمکلام ہوئے :-

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنذِرْ ۚ وَرَبُّكَ فَطَرُ ۙ وَالْحَزَنُ فَاجْزِ ۙ وَالْأَمْنُ نَكْثَرُ ۙ وَالرُّبُوبُ فَاعْبُدْ ۚ  
فَإِذَا انقَرَضَ السَّاعِرُ ۚ فَإِذَا يُؤْمَرُ لِيَوْمَ عَسِيرٍ ۙ عَلَى الْكَافِرِينَ غَاسِقٍ ۚ

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین کامل ہو گیا کہ میں خداوند تعالیٰ کے فرشتہ سے گفتگو کرتا ہوں اور میں واسطے تلقین کے پیدا کیا گیا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ کو سکھائے گا جو مجھے تلقین کرنا چاہے اب آپ کے کل شکوک رفع ہو گئے اور آپ نے اس طرح فرمایا :-

وَالضُّحَىٰ ۝ وَالْيَاسَمِیٰ ۝ وَالْبَاقِرَ ۝ وَالدُّجَىٰ ۝ وَالْأَوَّلَىٰ ۝ وَالْأُولَىٰ ۝ وَالْأُولَىٰ ۝ وَالْأُولَىٰ ۝ وَالْأُولَىٰ ۝  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَتِلْكَ الْأَمْثَلُ ۝  
وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ کو کہہ کر اس حادثہ کی چند ہی روز بعد ورقہ نے اشتغال کیا۔  
تہ سورۃ ۴۴ الدھر۔

تہ دی کہیں ہیں معذرت کریں۔  
تہ سورۃ ۴۴ الدھر۔

آن حضرت صلعم اپنے در دولت پر شریف لائے اور اظہار دین حق شروع کر دیا۔ آپ کی زوجہ مطہرہ آپ کے بیٹے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور چند اور لوگ آپ کے قبیلہ کے آپ پر ایمان لائے لیکن آپ کے عزیز آپ کے دعوے کو باطل خیال کرتے رہے یہ آپ کی سچائی کی بڑی صداقت کی بات ہے کہ اول ہی اول جو مشرف باسلام ہوئے وہ آپ کے دوست قلبی تھے یا غریب قریب تھے جو آنحضرت صلعم کی طرز معاشرت سے پورے طور سے واقف ہو گئے اور جسے آپ کا کوئی راز پوشیدہ نہ ہو گا وہ ان اختلافات کو بہ آسانی معلوم کر سکتے تھے جو دغا باز مکاروں کے دلیمن پڑے ہوئے تھے۔

آئندہ چند سال آنحضرت صلعم کے اور ان کے اصحاب کے بڑے جھگڑے اور تکلیفوں میں گذری ایک مرتبہ آپ کے مخالفین نے آپ سے کہا کہ اگر آپ اپنے ارادہ سے باز رہیں تو ہم آپ کو زکفر دین اور اپنا سرگروہ بنائیں مگر آنحضرت صلعم نے اونکو قرآن مجید کی سورۃ ۴۱ دین پڑھ کر سنائی جس کے ایک آیتا سمجھ گکھی جاتی ہے۔ وَاَمَّا نِزْهٰکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَرِیْعٌ ۭ نٰسِیٌ ۭ اِنَّہٗ یُوَسْوِسُ عَلَیْکَ

اسپر اوہوں نے آپ سے معجزہ طلب کیا آپ نے فرمایا کہ میں واسطے اظہار دین حق کے یہیجا گیا ہوں نہ واسطے اظہار معجزہ تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جو مثل قرآن مجید کی ایک سورۃ کے یہی عمدہ اور فصیح سورۃ لکھ سکے۔

یہ بات کہی ثابت نہیں ہوئی کہ آنحضرت صلعم نے کوئی شعبہ یا جہوشا معجزہ بفرمایا نہ ہی جھگڑا کیا ہو بلکہ برخلاف اسکے آنحضرت صلعم اللہ ربی اور اپنی صداقت اور فصاحت پر بہرہ ور کر کے اپنے ارادوں کی تکمیل میں کوشش کرنے رہے اور حریف آپ کے نقذ کی غلط فہمی پر معمول کرتے رہے۔

حضرت رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اپنے اصحابوں کے مکہ معظمہ میں

تھوڑا اور کوہ قبیس پر وعظ فرماتے رہے حتیٰ کہ حرفیوں نے بزور بازو آپکو وعظ کرنے سے باز رکھنا ہوا جب حرفیوں نے حد سے زیادہ سہرا ڈھایا تو آنحضرت کی بھی رگ اشمی چوٹیں زن ہوئی اور آپ کے چھا صاحب نے آپکو فہمائش کے جھگڑے کو زیادہ بڑھاؤ مگر اپنے جواب دیا کہ اگر یہ لوگ میرے مقابلہ کیواسطے سورج کو میرے دست راست کی طرف اور چاند کو دست چپ کی طرف رکھ دیں تو یہی میں اپنے ارادوں سے باز نہ آؤں گا۔

جب حرفیوں کی ایذا رسانی حد سے زیادہ بڑھ گئی تو ان حضرت صلعم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں بہت اہل اسلام ہیں وہاں چل رہنا مناسب ہی بہت ہے اہل اسلام نے اس رائے کو پسند کیا اور فوراً مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے لیکن آنحضرت صلعم رکھ گئے اور خدائے وحدہ لا شریک کی وحدانیت کا وعظ فرماتے رہے آخر کار حرفیوں نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا اور چند بد معاش آپکو بستر استراحت پر قتل کر نیکو واسطے روانہ ہوئے کہ حضرت جبرائیل نے فوراً آپ کو اس راز سے مطلع کیا اور آپ مدینہ منورہ کو ہجرت کر نیکا ارادہ کر کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر تشریف لیگئے۔ جسوقت وہ بد معاش آپ کے در دولت پر پہنچے تو انکو معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا بستر استراحت پر سنبھرا در اوڑھے ہوئے آرام فرما رہے ہیں وہ یہ صلاح کرنے لگے کہ آپ کو سوتے میں شہید کرنا چاہیے یا جب یہ دیکھ کر باہر تشریف لے گئے۔ آخر الامام خیرون نے پلنگ پر حملہ کیا اور پلنگ پر سے حضرت خیر خدا علی مرتضیٰ کریم اللہ تعالیٰ عنہ اٹھ بیٹھے تب بد معاشوں نے شعیب ہو کر دریافت کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے اسلام۔ اثنی عشرین نبیین۔ نصف مشرک۔



حضرت علیؑ نے بڑی دلیری سے جواب دیا کہ "میں اونکا نگہبان نہیں سمجھتا میری معلوم کہ وہ کہاں ہیں" اور یہ کہہ کر روانہ ہو گئے کسی سنفس کو بھی جرات نہ ہوئی کہ اونکو ایذا پہنچاتا ہے اور آنحضرت صلعم معہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریکی شب کو غنیمت سمجھ کر اسی وقت مکہ معظمہ سے روانہ ہو کر درہ ظاہر میں اقامت گزین ہوئے۔ جب قبیلہ خزرج کے بت پرستوں کو آپ کی ہجرت کا حال معلوم ہوا تو اونکو سخت صدمہ ہوا اور چاہا جاسوس انکی تلاش میں روانہ کئے اور ایشہار دیا کہ جو شخص آنحضرت صلعم کو قتل کرے گا اسقدر انعام پاوے گا۔"

یہ دونوں جون ہی درہ کوہ میں داخل ہوئے تھے کہ سواران جاسوس کی آہٹ معلوم ہوئی حضرت ابوبکر صدیقؓ اگرچہ بہادر تھے مگر اسوقت راسیہ ہو کر کہنے لگے کہ جریف زیادہ میں اور ہم صرف دو آدمی ہیں۔

آنحضرت صلعم نے جواب دیا کہ "نہیں ہم ہی تین ہیں ایک ہمارا خدا ہے جو ہمراہ ہے حقیقی ہے"

تین روز تک آپ اوس درہ میں رہ کر چونے روز طرف مدینہ منورہ کے روانہ ہو جب قریب مدینہ منورہ کے پہنچے تو باشندگان شہر نے آپکا مثل فاتح کے استقبال کیا۔

مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے قبل آپ نے قصبہ قبة بن بغضی الطہنیان اس امر کے قیام کیا کہ آیا میری سکونت مدینہ سے اہل شہر خوش ہونگے یا ناخوش اور جب آپ کو الطہنیان ہو گیا کہ وہ بہر صورت میری بہانگی سکونت پسند کرتے ہیں تو آپ نے جب آئندہ کو

اسے مزاح عمری حضرت پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مصنف مسٹر اردنگ۔

۲۷ سوانہوں کی قیمت انعام تقریبی۔ ابن حاتم صفحہ ۳۲۸ وابن الطبرانی صفحہ ۸۱

کوئچ کیا اسوقت حضرت علی کریم اللہ وجہ جنگواہل مکہ نے بہت تنگ کر رکھا تھا آپکے پاس پہنچ کر شہریک سفر ہوئے۔ صبح آنحضرت صلعم اپنی اوشنی پر سوار ہوئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپکے پیچھے بیٹھے ایک گروہ آدمیوں کا آپکے ہمراہ تھا ایک سردار معہ سواروں کے آپکے جلوس میں موجود تھا اور ایک کھجور کا چتر آپکے قرن بارک پر سایہ لگئی ہوئے تھا ایک شخص نے اپنا سبز عمامہ نینرہ پر باندھ کر حمیڈا بنایا آپ اس شان و شوکت سے داخل مدینہ منورہ ہوئے۔

یہ بات قابل لحاظ ہے کہ مورخان اہل اسلام آنحضرت صلعم کی ہجرت سے سنہ ہجری شمار کرتے ہیں جب طر ح عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تلخ تولد سے سنہ عیسوی شمار کرتے ہیں۔

برقابلہ مکہ معظمہ کے یہاں آنحضرت صلعم کی حالت بہت بمل گئی جب طر ح دیکھے باشندے آپ سے نفرت کرتے تھے اوس طر ح ساکنان مدینہ آپ پر دل و جان سے قربان تھے۔ کسی شاہنشاہ زریں کلاہ کی آنحضرت کی رعایا نے ایسی فرمانبرداری نہیں کی جیسے کہ آنحضرت صلعم خرقہ پوش کی کئے گئے۔ باوجود اسکے آنحضرت صلعم کا مزاج ویسا ہی سادہ اور حلیم رہا۔

وفات سے دو یوم قبل آپ مسجد میں تشریف لگئے اور سبکو جمع کر کے اپنے فرمایا کہ میں نے اس وجہ سے اہل اسلام کے جہنم کے کارنگ سمجھنا ہے۔

۲۵ آنحضرت صلعم کی وفات کے چھ سال بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہجری قایم کیا۔ سال عربی قمری ۱۲ اور یکم محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے۔ (کربین کے تواریخ عرب)۔

۳۳ بیروز اینڈ ہیرو ورتھب مصنفہ سٹر کارل۔



اکثر عیسائیوں نے آنحضرت صلعم کی سوانح عمری لکھی ہیں جن پر تعصب کا حاشیہ چڑھایا ہے اور اس بات کا "سلیم الطبع اور حلیم مزاج عیسیٰ علیہ السلام" کے پیرو میں ہونا تعجباً سے ہو۔ زمانہ حال کے بعض مصنفین نے اوں الزمات کو ناقابل تحریر تصور کر کے آپ کی بڑائیوں اور آپ کے کلام کی بزرگی تحریر کی ہے مثلاً مسٹر جیون ڈیولن پورٹ اپنی کتاب موسومہ محمد آئینہ قرآن "میں یوں تحریر کرتا ہے۔ "تواریخ صحیح کے دیکھنے سے آنحضرت صلعم کی وہ نیکیاں ظاہر ہوتی ہیں کہ بمقابلہ جنک ہر لیسوی پریڈ و فرسٹ رک شلیگل وغیرہ کی تعصباتہ تحریر کچھ بھی وقعت نہیں رکھتے۔"

طاس کارل کی رائے آن حضرت صلعم کی بابت استقدر عمدہ ہو کہ ہم کو اس موقع پر اوسکا بیچ کتاب ہذا کرنا بہت ہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ "بہر دقیق رس پو شا ایک ویرا نکاش والا تھا مگر اوسکے سیاہ آنکھیں اور روح پاک خواہش نفسانی کی طرف راغب نہوئی تھیں بلکہ اونکا مقصد ہی کچھ اور تھا وہ ایک سنجیدہ آدمی تھا گو یا کہ خداوند کریم نے ان کو صفائی قلب عطا کی تھی جس طرح اور لوگ قواعد سابقہ یا ضرب المثل پر عمل کرتے تھے اونسپر عمل نہ کرتے تھے بلکہ آپ بذاتہ اوسوقت میں اپنی رائے برقاہم تھے کہ جب ہر چار طرف سے مخالفین نے نزعہ کر رکھا تھا اور وہ بھی فرماتے تھے "میں موجود ہوں" بمستقل مزاجی بیشک منجانب اللہ تھی اور بیشک ایسے شخص کا کلام خاص کلام بلی تھا ہر اک شخص کو آپ کے کلام کو بلگو کش ہوش سنا چلے اس کلام کے مقابلہ میں اور سب کلام بادہوائی ہیں۔ آپ کے دل میں زمانہ سیاحی اور ج میں صد خیالات گزرتے تھے کہ میں کیا ہوں؟ یہ چیز کا نام دنیا ہے ہو کیا ہے؟ زندگی کیا چیز ہے؟ موت کیا ہے؟ مجھے کس پرچہ لانا ہے؟ ڈیوی ایڈ سنر نے اسکو مقام ۱۳۷ لوگ انکر لندن میں شائع کیا (نوف صفحہ ۳۳)۔

چاہئے ۹ مجھے کیا کر چاہئے ۹ اسکا جواب نہ تو کوہ ہرہ سے دیا گیا نہ کوہ سنائی سے اور نہ  
ریگستان سے اور نہ وسیع سینارون دارا سخا نے اسکا جواب دیا۔ اور کون جواب دے  
سکتا تھا مگر اوس انسان روح جسکو ہدایت منجانب اللہ ہو۔

اب ہم وہ مسائل و امین اسلام مختصر اہیان کرینگے جسکا پیشتر ذکر نہیں ہوا۔

یہہ ہکو معلوم ہو گیا اسلام کا اصل اصول خدا کو واحد جاننا اور ہر اک قسم کی بت پرستی سے نفرت  
کرنا یہی مہمنے چہ مشہور و معروف نبیوں کا بھی ذکر کیلئے علاوہ ان چہ نبیوں کے اور بہت  
سے نبی مفلح حضرت داؤد علیہ السلام۔ حضرت سلیمان علیہ السلام۔ حضرت ایوب علیہ السلام  
حضرت یوسف علیہ السلام۔ حضرت زکریہ علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت  
الیاس علیہ السلام حضرت اسمعیل علیہ السلام حضرت ادیس علیہ السلام حضرت ہود علیہ  
السلام وغیرہ کے گذرے ہیں۔

دوسرا اصول مذہب اسلام کا فرشتوں کے وجود کا اقرار کرنا ہے جو علی قدر مراتب تابع قوتان  
خداوند کریم ہیں مثلاً بعض عرش معلیٰ کے ارد گرد تسبیح و تحمیل میں مشغول رہتے ہیں بعض یاد  
خدا کر کے زمین اور بعض جنین سے پر دارین جو احکامات خداوند تعالیٰ ایجا تے ہیں منجملہ جنکے  
درچار فرشتہ سب سے اعلیٰ مرتبہ کے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام حامل وحی۔ حضرت  
میکائیل علیہ السلام غازی السلام۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام مالک الموت اور حضرت اسرافیل  
علیہ السلام جو بوم النشور کو توڑے گا کیلئے ادنیٰ قسم کے فرشتہ موکبت کہلائے ہیں منجملہ جنکے دوہر اک  
انسان کے داہنہ بائیں او سکے اعمال کیلئے کے واسطے مقرر ہیں یہ فرشتہ شام کیوقت ہر اک

سہ قرآن مجید کی سورۃ ۶ میں حضرت داؤد حضرت سلیمان حضرت یعقوب وغیرہ کا اور سورۃ ۱۹ میں  
حضرت اسمعیل حضرت ادیس کا اور سورۃ ۲۳ میں حضرت ہود علیہ السلام کا ذکر ہے۔

دن اپنی اپنی تحریریں لیکر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور وہ سکھوں اور مسیحی قسم کے وفادار فرشتے  
ہر انسان کے پاس آجاتے ہیں۔ روایت ہے کہ دائیں طرف کا فرشتہ ہر ایک کام کو دیکھتا  
کر کے لکھ لیتا ہے اور اگر اس جہت سے فانی یعنی انسان سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو وہی جہم فرشتہ  
دائیں طرف واسے سے کہتا ہے کہ اس گناہ کے لکھنے میں سات گنٹے توقف کر شاید زیادتی  
تو بکرے اور اس کا یہ گناہ معاف ہو جائے۔

اسلام کا تیسرا عقیدہ یہ ہے کہ الہامی مقدس کتابوں پر ایمان لانا اور خاص کر کے اخیر  
الہامی کتاب پر جس کا نام نامی قرآن مجید ہے۔

یہ لفظ قرآن فعل قرأ سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی عربی میں پڑھنا ہیں یا یوں کہو کہ جو  
چیز پڑھنے کے قابل ہو۔ پس قرآن سے مراد وہ غیر مساوی حصے قرآن کے ایک سو چودہ ہیں جن کو تین  
کے ہیں اور وہ بجائے باب یا فصل کے ہیں۔ ہر سورہ کے بھی چھوٹے چھوٹے ٹکڑے یا  
حصے ہیں جو آیات کہلاتے ہیں۔ ان سورتوں کے نام جدا جدا ہیں کبھی تو مضمون کے  
موجب سورہ کا نام ہوتا ہے کبھی بس کا ذکر جس سورہ میں ہوتا ہے اسی کے نام سے  
وہ موسوم ہوتی ہے اور عموماً سورہ کا لفظ اول ہی اس کا نام ہو گیا ہے۔

نام کے بعد ہر سورہ کا شروع میں سوائے سورہ نم کے ایک سنجیدہ آیت ہر  
جس کا نام بسم اللہ ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے کہ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہا  
مہربان اور بڑے رحم والا ہے۔

تھم دنیا ماننی ہے کہ قرآن کی زبان از بس فصیح اور نہایت پاکیزہ ہے لاکلام وہ عربی  
زبان کی اول درجہ کی کتاب ہے۔ عبارت بالعموم خوبصورت اور آدمی کے مخصوص  
لواح قحاط پر جہاں ابلاغ نبوت مقصود ہے اس کتاب کے ہر حصہ میں تو خدا کے

کامیوں اور اگلے نبیوں کی باتوں کا تاریخی بیان ہے۔ باقی کتاب میں ضروری مسائل اور ہائیتین میں اور جا بجا اخلاقی و عرفانی کمالات حاصل کرنیکے واسطے نصائح موجود ہیں اور سب میں بڑے بڑے یہ بات ہر کہ سچے اور واحد خدا کی عظمت اور پرستش کرنے اور اسی کی مرضی پر شکر کرنے کی تاکید ہے۔

قرآن مجید جو اپنے الہامی ہونیکے دعوے کرتا ہے اس سے قطع نظر کر لو اور اسکو صرف عالمانہ نظر سے دیکھو تو یہی وہ مشرق کی اعلیٰ درجہ کی شاعرانہ کتاب ہے۔ بہت سا قرآن تفسیر مفتی ہے کیونکہ قدیم الایام سے اس قسم کی عبارت کا مذاق ایشیا پر چھایا ہوا ہے۔ اوسمیں شاعر اور انکوں میں سماں کینچہ سینے والی اور نہایت واضح تشبیہیں بکثرت ہیں۔ افرسن نے اپنی تصانیف میں جا بجا قرآن کا ذکر بڑی عزت کے ساتھ کیا ہے اور گوتھی کی رائے ہے کہ قرآن ایسی کتاب ہے کہ پڑھنے والے کو پہلے نواؤ سکے دیمے پڑے نفرت ہوگی اور جب آگے بڑھیں گے تو اسکی خوبیوں کی طرف متوجہ ہوگا اور آخرش اسکی بہت سی خوبصورتیوں پر خواہ مخواہ فریفتہ ہو جائیگا اور کارلائل کتاب ہے کہ جب تم ایک دفعہ اچھی طرح سے قرآن کو پڑھو گے تو اصلی صورت اسکی خود بخود محو نظر آنے لگے گی اور یہ خوبی اوسمیں ایسی ہے کہ عالمانہ تصانیف میں نہیں آسکتی۔ جو کتاب دل سے نکلی ہوگی وہی دلوں میں سرایت کرے گی اور اسکے آگے معتقدین کے تمام صنایع بدایع ہرچ ہیں۔ اصلی خوبی قرآن کی اسکا جیون کا تہون ہونا ہے جیسی یہ کتاب صاحب کتاب کے منہ سے نکلی تھی وہی ہے۔ قرآن کے تمام مطالب بلا تصنع ہیں اسکیوں کتاب کی خوبی جانتا ہوں اور صرف یہی خوبی کتاب کے لئے کافی ہے اور اسی ایک خوبی سے سب قسم کی خوبیاں اسے سبیل کے ترجمہ قرآن کی تمہید دیکھو۔

پیدا ہو سکتی ہیں

سر ولیم میوراس مقدس کتاب کے باب میں یوں کہتے ہیں کہ اوس  
 احکم الحاکمین یعنی فاطمہ کی وجہ ثواب کرنیکے لئے اور انسان کو مطیع و شکر گزار  
 بنانیکو اوسکی بادشاہت کا دعویٰ قائم کرنیکے غرض سے قرآن میں طویل بہرے پڑے  
 ہیں جنکو اوسکی شان رزاقی اور قدرت سے مستخرج کیا ہے۔ آئیوالی دنیا میں برائی و  
 برائی کا عوض ملیگا اور نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کی ضرورت اور مخلوق کی خوشی  
 اور فرض یہی ہے کہ خالق کی اطاعت اور پرستش کرے اور اسی قسم کے اور مضامین  
 قرآن میں خوبصورتی اور زور شور سے بیان ہوئے ہیں اور اوسکی زبان میں حقیقی شاعری  
 بکثرت ہے۔ اسبطرح سے روزِ شکر کا عقل کے موافق ہونا بہت سے قوی خیالات کے  
 ذریعہ سے سکھایا گیا ہے اور خاص کر کے اوس تشبیہ کے ساتھ جو جنوبی ممالک میں محض دل  
 پر نقش ہو جاتی ہے یعنی کہا گیا ہے کہ دیکھو ہم نے اس زمین کو جو مدت سے خشک اور  
 مردہ تھی یکایک آسمان سے دیوانہ وار غیبہ برسا کے کس طرح زندہ کر دیا ہے پھر پلوں کو آدمی  
 کو مار کے جلانا کیا مشکل ہے۔ واشنگٹن اردنگ نے اسی مضمون کے ذیل میں لکھا ہے  
 کہ قرآن کے اصول خالص اعلیٰ اور مہربانی سے پر ہیں

قرآن مجید کے احکامات اخلاقی اور مذہبی فرائض ہی پر متحد و منہیں ہیں گہن کتاب ہے  
 کہ بحرِ اطلالِ نطق سے دریائے گنگا تک قرآن قانون کی اصل مانا گیا ہے صرف مذہب کا نہیں  
 بلکہ دیوانی اور فوجداری مقدمات ہی اوس سے فیصلہ ہوتے ہیں اور انسان کے افعال اور

۱۔ کارلائل کی کتاب ہیردز ایشیہ پرورد و شب دیکھو۔

۲۔ سوانح عمری آنحضرت مصنف واشنگٹن اردنگ



مال کے معاملات خدا کی مرضی کی غیر متبدل منظوری سے انتظام پاستھے ہیں یا یوں کہو کہ  
قرآنِ سلیمانی دنیا کا عام مجموعہ قوانین ہے تمدنی دنیائی تجارتی فوجی انتظامی فوجداری تعزیری  
مذہبی قانون جو کچھ ہے وہ یہ ہے ہر بات کا انتظام اوس سے ہوتا ہے رسومات مذکور  
سے لگا کے روزمرہ کے کاموں تک روح کی نجات سے لیکر جسم کی صحت تک عام عبادت  
انسانی کے حقوق سے ہر فرد بشر کے حق تک ایک آدمی کے نفع سے سوسائٹی کے  
فائدہ تک اخلاقی معاملات سے لیکر جرم تک اس دنیا کی سزا سے لگا کے آخرت کی جزا و  
سزا تک جو کچھ ہوتا ہے اوس کا انتظام قرآن کریم ہے۔ سلیمانی قانون نے بادشاہ سے  
لگا کے فقیر تک سب کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے ایسا عقلمند از عالم نہ روشن ضمیر انتظامی  
قانون آج تک دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ اسلئے قوانین عیسائی بائبل سے محض مختلف ہیں  
جسکی نسبت کا مبیہ۔ کتاب ہے کہ بائبل میں بالکل تو اعدائے نبی زار دین اوسمیں خصوصاً  
قصص انبیاء اعلیٰ درجہ کے تذکرے عابدانہ جوش و خروش اور نہایت صحیح اخلاق  
مذکور ہیں اور انمیں موثر منطقی حلاقہ کے ساتھ آپ میں ملا یا ہی نہیں ہے۔ آنحضرت  
نے اسلام میں پادری مقرر نہیں فرمائے ہیں کیونکہ وہ خوب جانتے تھے کہ ملکی معاملات  
میں یہ لوگ بڑا نقصان پہنچائینگے اسلئے آپ نے اس فرقہ کو اپنے مذہب میں رکھا ہی  
نہیں بلکہ یہ حکم دیا ہے کہ ہر شخص اپنے پاس ایک جلد قرآن کی رکعت اور اپنا پادری یا مولوی  
خود ہی بنجائے۔

پس اسلام میں مولوی یا پادری کوئی عہدہ نہیں ہے۔ علمائے قانون ہی مذہبی  
عالم سمجھے جاتے ہیں کیونکہ قرآن ایک قانون ہے علما کا کوئی حصہ ملکی آمدنی میں نہیں ہے  
۱۔ محمد و قرآن مسند و نبوت ۲۔ القرآن و دارین ۳۔ سنگر حضرت ایدہ مذکور ۴۔ علم علیہ السلام کے علاقہ

مسلمان چرچ کی کوئی خاص جائداد مقرّر ہے اور کاعمدہ پادریانہ نہیں بلکہ ملکی ہے۔

قرآن تعلیم دیتا ہے کہ سب انسان خدا کی نظر میں برابر ہیں اسے آدمیوہنئے تمہیں  
نزدادہ پیدا کیا ہے اور ہمہ تھا۔ گروہ اور قوم بنائے ہیں تاکہ تم ایک دوسر کی  
خبر کرو۔ تحقیق خدا کی نظر میں سب سے زیادہ عزت والا وہ آدمی ہے جسے خدا کا خوف ہے  
زیادہ ہے۔ تحقیق خدا علیم و دانای ہے۔ اگر خدا چاہتا تو تمکو یقیناً ایک ہی گروہ کر دیتا مگر  
وہ تمہارا انصاف اور سب کو برابر کرنا چاہتا ہے۔ نیک کاموں کی  
حرص کرو۔ تم سب کو خدا ہی پاس پہنچانا ہے۔

۱۔ غلام قوم اور رنگ کے فرق سے محض نابند ہے اس کے آگے کالے اور گورے  
رئیس اور پیادے اور حاکم اور محکوم سب بالکل برابر ہیں یہ صرف منہ سے کہنے کی بات  
نہیں ہے بلکہ عملد آبد ہی ہونا ہے۔ جنگل میں یا مہمانوں کو کمرے میں خیمہ ہو یا  
غصہ نہ سجھ دیا جائے۔ مسلمان باہم بلا فرق اور بلا کرات ملتے ہیں۔ پہلا موزن  
اسلام کا جو آنحضرت کا عاشق زار اور معزز مرید تھا حبشی غلام ہے۔

اسکے بیان کر سکی تو کچھ ضرورت ہی نہیں ہے کہ حشر و نشر اور انصاف قیامت کے  
باب میں اسلام کا عقیدہ کیا ہے۔ جو عام عیسائی مذہب کے واقف ہو گکارہ خود بہشت  
جزیر اور سر اور لوح محفوظ کے معنی سمجھ جائیگا۔

سب مومنین کو خیرات کی تاکید اکید ہے جیسا کہ ذیل کی آیات سے ظاہر ہے۔

خدا کی اطاعت کرو اور کسی مخلوق کو اس کا شریک نہ کرو انوہ الدین اور رشتہ داروں  
اور یتیموں اور غریبوں اور مسایہ ما کے جاریوں سے اور ان ہمسایوں سے جو غریب الوطن ہیں

سورۃ ۲۴ سورۃ ۵ آنحضرت کی سوانح عمری اور تعلیمات معذوبہ تھیں



برسر عام کسی کی بدگوئی کرنا خدا کو پسند نہیں ہے  
اے مومنو دوسرے کی نسبت شبہ رکھنے سے خبردار رہو کیونکہ بعض شخصے گناہ کے  
درجہ پر پہنچ جاتے ہیں۔ دوسروں کے عیب کو دیکھو دے نہ پہنچا کرو اور نہ کسی کو  
کسی کی غیبت کرنے دو

قرآن میں رشک و حسد کی بھی ممانعت ہے  
اوس چیز کا سد نہ کرو جو خدا نے بعضوں کو تم سے موعج سمجھ کے عطا کی ہے  
اسلام میں عزت اُناث کی تعلیم ہی موجود ہے  
دنیا کے کسی مجموعہ قوانین میں ماؤن کی عزت کرنی کی اتنی تاکید نہیں ہے جتنی قانونی  
مسلمانان میں ہے۔ قرآن کا حکم یہ ہے کہ  
خدا سے ڈرو جسکے نام کی تم دوسروں کو قسم دیتے ہو اور اپنی ماؤن کی عزت کرو  
لیونکہ خدا تمہارا نگہبان ہے

جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ بشت کمان بچہ اور وہ  
کیسے مل سکتی ہے تو ارشاد ہوا۔ زیرِ قیدم والدہ فردوس برین ہے  
ناخیرین یہ تصور نہ فرمائیں کہ ایسی باتیں مسلمانوں میں صرف کہنے ہی کئے گئے ہیں یا  
ایسی ہیں جیسی کہ بازاری غتین ہو کرتی ہیں۔ جسکا جی جا ہے اب بھی قسطنطنیہ۔  
قاہرہ۔ اور اسکندریہ اور دوسرے مقامات میں جا کے دیکھئے کہ اتوار کے دن سرور  
جوان مسلمان اپنی اپنی لولی لنگڑی اپلاہج ماؤن کو پیشہ پر چڑھ گئے ہوئے گرجے جاتے  
ہوئے اور عمارت کے ختم ہونے تک گرجوں کے باہر کھڑے رہینگے تاکہ اوں کو پہراپنے گھر لے آئیں  
۱۷ سورۃ ۲ ۱۷ سورۃ ۴ ۱۷ سورۃ ۴

صرف والدہ ہی کی عزت کی تاکہ نہیں ہے بلکہ سب عورتوں سے انصاف اور مہربانی کے ساتھ پیش آنی کی درخواست ہے

قرآن کہتا ہے کہ آدمی کی روح جہلت ہی سے حرص و ہوا کی طرف مائل ہے لیکن ہم عورتوں پر مہربانی کرو اور نہیں تکلیف پہنچانے سے ڈرو تو خدا بخیر جاننا ہے بچہ کچھ تم کرتے ہو۔ اپنی بیوی سے نفرت کے ساتھ پرہیز جاؤ نہ اس سے لاپرواہی کے ساتھ اور کھلتا چورو اگر تم میں موافقت ہو جائے اور اپنی بیویوں سے سخت کلامی کرنے سے ڈرو۔ جو خدا مہربان اور رحیم ہے لیکن اگر انہیں جدائی ہو جائے تو خدا دونوں کو اپنی غلطی بخشش سے خوش کر دے گا

مردوں کو اس میں سے حصہ ملنا چاہئے جو کچھ ان کے والدین یا رشتہ دار مرنے کے بعد چھوڑ جائیں اور اسی طرح سے عورتوں کو ان کے والدین اور رشتہ داروں کے ترکہ سے حصہ ملنا چاہئے خواہ وہ چھوڑا ہو یا بابت ایک تین حصہ اور کتنی ہے اسلام کی سوسائٹی دنیا میں سب سے زیادہ متحمل ہے کیونکہ قرآن میں۔

شراب خواری اور قمار بازی و ذہنی تنہا میں

لوگ نجمہ سے شراب اور قمار بازی کی بابت پوچھنے کے جوابدینا کہ یہ دونوں گناہ ہیں۔ اور نیز یہ آیات بھی اسی باب میں ہیں اسے ایمان والوں شراب و قمار انداز اور بت پرستی اور فال گوئی کے تیر یقیناً ملعون شیطانی کام ہیں اس لئے ان سے بچو تاکہ تم سرسبز ہو۔ شیطان فکر میں ہے کہ نفاق اور نفرت کا رچ تم میں پھیلے اور قمار بازی کے ذریعہ سے بوئے اور غم میں اس کے وسیلہ سے خدا کی یاد اور نماز سے

باز رکھے اسلئے کیا تم ان چیزوں سے پرہیز نہ کرو گے

چوتھی سورۃ کی ۷ از آیت میں زنا اور ہر قسم کی زیادتیوں کی ممانعت ہے اور اسی سورۃ کی ۱۸ و ۱۹ آیت میں حرص اور غرور سے روکا ہے اور ۳۳ آیت میں رشک سے کی برائی ہے اور آیت ۴۳ میں ریاکی مذمت ہے اور سورہ ۱۰۶ و ۱۰۷ میں دنیاوی فائدوں کی حرص سے باز رکھا ہے

تیسویں سورۃ میں سود خوری رشوت ستانی اور اور قسم کی زیادہ ستانیوں پر لعن ملحق کی ہے۔ جو کچھ ہم دنیوی دولت کے بڑھانیکے لئے بطور رشوت کے دو گے یا بطور زیادہ ستانی کے لو گے یا سود کھاؤ گے یا ناجائز نفع پر نظر رکھو گے تو خدا اور میں کسی برکت نہ دیکھا بلکہ جو کچھ تم خدا کی راہ میں خیرات کرو گے اسکا دو گنا عوض ملیگا سود خوار لوگ تیاست کے دن شیطان کی گروہ کے ساتھ اٹھیں گے اور یہ اسلئے

ہوگا کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ تجارت ہی سود خوری ہے تاہم خدا نے تجارت کی اجازت دی ہے اور سود خوری منع کی ہے۔ اسلئے وہ شخص جسکے پاس خدا کی کوئی نصیحت پہنچی ہے آئندہ سود سے پرہیز کریگا اور اسکے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور اسکا معاملہ خدا کے ہاتھ ہے۔ لیکن جو کوئی بہر سود خوری کرنے لگیگا وہ دوزخ میں جائیگا اور میں ہمیشہ رہیگا۔ خدا اپنی برکت کو سود سے اٹھالیگا اور خیرات کو ترقی دیکھا کیونکہ خدا کا فر اور بدکار سے محبت نہیں رکھتا۔ لیکن وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں اور شکیک کام کرتے ہیں اور نماز کے معین اوقات کا لحاظ رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں وہ خدا سے بدلا پاویں گے اور انہیں کچھ خوف نہ ہوگا نہ وہ پھنساویں گے۔ اسے سچے ایمان والو خدا سے ڈرو اگر

صرف والدہ ہی کی عزت کی تاکہ نہ بین ہے بلکہ سب عورتوں سے انصاف اور مہربانی کے ساتھ پیش آئینی درخواست ہے

قرآن کہتا ہے کہ آدمی کی رنج جہالت ہی سے حرص و ہوا کی طرف مائل ہے لیکن تم عورتوں پر مہربانی کرو اور نہیں تکلیف پہنچانے سے ڈرو تو خدا خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ اپنی بیوی سے نفرت کے ساتھ پرہیز جاؤ نہ او سے لاپرواہی کے ساتھ اور ہر گھلتا چھوڑ دو اگر تم میں موافقت ہو جائے اور اپنی بیویوں سے سخت کلامی کرنے سے ڈرو۔ نوحہ مہربان اور رحیم ہے لیکن اگر انہیں جدائی ہو جائے تو خدا دونوں کو اپنی مغفرت بخشش سے خوش کر دیتا ہے

مردوں کو اس میں سے حصہ ملنا چاہئے جو کچھ انکے والدین یا رشتہ دار مرنے کے بعد چھوڑ جائیں اور اسی طرح سے عورتوں کو انکے والدین اور رشتہ داروں کے ترکہ سے حصہ ملنا چاہئے خواہ وہ عورت اسویا بہت ایکائیں حصہ اوکھاتی ہے

اسلام کی سوسائٹی دنیا میں سب سے زیادہ معتدل ہے کیونکہ قرآن میں۔

شراب خواری اور قمار بازی و نیند منع ہیں

لوگ نجمہ سے شراب اور قمار بازی کی بابت پہنچنے کے جو ابدینک بہ دونوں گناہ ہیں۔ اور نیز آیات بھی اسی باب میں ہیں اسے ایمان والوں سے شراب و قمار انداز اور بت پرستی اور فال گوئی کے تیر لفظی ملعون شیطانی کام ہیں اس لئے اون سے بچو تاکہ تم سب سب جو شیطان فکر میں ہے کہ نفاق اور نفرت کا بیج تم میں نہ پڑے اور قمار بازی کے ذریعہ سے بوئے اور نمین اسکے وسیلہ سے خدا کی یاد اور نماز سے

باز رکھے اسلئے کیا تم ان چیزوں سے پرہیز نہ کرو گئے

چوتھی سورۃ کی ۷ آیت میں زنا اور ہر قسم کی زیادتیوں کی ممانعت ہے اور اسی سورۃ کی ۱۸ و ۱۹ آیت میں حرص اور غرور سے روکا ہے اور ۳۳ آیت میں رشک سے کی برائی ہے اور آیت ۶۳ میں ریاکی مذمت ہے اور سورۃ ۱۰۶ و ۱۰۷ میں دنیاوی فائدوں کی حرص سے باز رکھا ہے

تیسویں سورۃ میں سود خوری رشوت ستانی اور اور قسم کی زیادہ ستانیوں پر مومن کی ہے۔ جو کچھ تم دنیاوی دولت کے بڑھانیکے لئے بطور رشوت کے دو گے یا بطور زیادہ ستانی کے لو گے یا سود کھاؤ گے یا ناجائز نفع پر نظر رکھو گے تو خدا تعالیٰ تم سے کبھی برکت نہ دے گا بلکہ جو کچھ تم خدا کی راہ میں خیرات کرو گے اسکا دو گنا عوض ملیگا سود خوار لوگ تیا مت کے دن شیطانی گروہ کے ساتھ اوشینگے اور یہ اسلئے ہوگا کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ تجارت ہی سود خوری ہے تاہم خدا نے تجارت کی اجازت دی ہے اور سود خوری منع کی ہے۔ اسلئے وہ شخص جسکے پاس خدا کی کوئی نصیحت پہنچی ہے آئندہ سود سے پرہیز کرے گا اور اسکے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیگے اور اسکا معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن جو کوئی یہ سود خوری کرنے لگے گا وہ دوزخ میں جائیگا اور وہ ہمیشہ رہے گا۔ خدا اپنی برکت کو سود سے اڑھائیگا اور خیرات کو تہائیگا کیونکہ مسلمان کافر اور بدکار سے محبت نہیں رکھتا۔ لیکن وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں اور شکیک کام کرتے ہیں اور نماز کے معین اوقات کا لحاظ رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں وہ خدا سے بلا پائینگے اور نہیں کچھ خوف نہوگا نہ وہ پھبتاؤنگے۔ اسے سچے ایمان والوں خدا سے ڈرو اگر



تمہارا اعتقاد سچا تو جبکہ سود میں سے تمہارا باقی رہ گیا ہے اس سے معاف کرو و اگر تم ایسا نہیں کرتے تو اس شرابی کی خبر سنلو جو خدا اور اس کے رسول نے تمہارے خلاف میں نشان رکھی ہے تاہم اگر تم تو بکرو گے تو تمہارا اصل ہو پینہیں بلجا بیگا۔ تم دو سو گے ساتھ ہو سلوک کی سے نہ پیش آؤ تو تمہارے ساتھ ہی ہو سلوک کی ہوگی۔ اگر کوئی قرضدار مصیبت میں ہو اور اس سبب سے قرضہ ادا نہ کر سکے تو قرض خواہ کو اس وقت تک صبر کرنا چاہئے جبکہ وہ آسانی سے دے سکے لیکن اگر تم اس سے بطور خیر اس کے معاف کر سکو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا اگر تم سمجھو۔ اس دن سے ڈرو جب تمہیں خدا کے سامنے جانا ہوگا پہرہ روح کو اس کی کمائی کا عوض ملیگا اور امن سے خلاف انصاف کوئی سلوک نہ کیا جائیگا۔

اگرچہ سود خواری کی ایسی سخت ممانعت ہو مگر حلال اور جائز تجارت کی اجازت ہو۔ خدا کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ہوائوں کو مینہ کی خوشخبری لیکر پہلے بے سجدہ تاکہ وہ اپنے رجم کا خبر نہ لکھو چکا دے اور جہاز اس کے حکم سے چلیں اور تم تجارت کر کے اس کی بھینٹ بنوں سے مالا مال ہو جاؤ اور اس کا شکر کرو۔

اور اور ایسے امور کی بابت جہاد اور نہ محبت کے سچے اصول سے متعلق ہیں قرآن میں یہ مضامین ہی ہیں

تم ایک پیانہ سے دو اور دیو کا دینے والے نہ بنو اور پورا تو لو اور آدمیوں کے حق میں سے ذرا سا بھی کم نہ کرو اور نہ کوئی برا کام کر کے زمین پر ظلم کے مرتکب ہو۔ یہیوں کی بابت یہ احکام ہیں۔

۱۔ سورۃ ۲، آیت ۲۷۶ ۲۔ سورۃ ۲، آیت ۲۷۷ ۳۔ سورۃ ۲، آیت ۲۷۸ ۴۔ سورۃ ۲، آیت ۲۷۹

جب شیم بالغ ہو جائیں تو اوہ نیکے مال اور نیکے دین دار اور نیکے اچھے صل کو برے سے نہ بدلو اور اپنے مال میں ملا سکے اوہ نیکے مال کو نہ کھا جاؤ کیونکہ یہ ایک نیکے گناہ ہے۔  
 ۲۰

قرآن کا بڑی رسموں اور پابندیوں کا مخالف ہے اور کہتا ہے کہ نیکے نبی اور نیکے چلنی ایمان داری کی نشانیاں ہیں۔ پورب یا پچھم کی طرف منہ کر کے کھانا کھانا مسلمان نہیں ہے بلکہ ایمان دار وہ ہے جو خدا اور قیامت اور فرشتوں اور الہامی کتابوں پر اعتقاد رکھتا ہو اور جو صرف خدا کی محبت سے اپنے مال کو اپنے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور فقیروں کو کھاتا ہو اور قیدیوں کو اپنے صرف سے رہا کرتا ہو اور غلام کو پابند ہو اور زکوٰۃ دیتا ہو اور وعدہ کر کے اسے پورا کرتا ہو اور مشکوک اور مصیبتوں کے وقت صبر کرتا ہو ایسے ہی لوگ راست باز اور سہیل گار ہیں اور وہی خدا سے ڈرتے ہیں۔

اور ان خوبیوں کی تعلیم ہی مسلمانوں کو قرآن نے دی ہے۔ ملاں باپ کی اطاعت خدا کا شکر ادا سے دعاہ نیک نیتی انصاف بے روڈ رعایت کرنا عصمت و عفت ملائمت و نرمی سے باتیں کرنا قیدیوں کو روپیہ دیکر رہا کرنا صاحب کرنا اطاعت و خاندان رسائی دوسروں کے قصوروں کو معاف کرنا بدی کے بدلے نیکی کرنا۔ اور پر یہ حکم ہے کہ ان کاموں کو دنیا سے تعریف کرنا نیکی غرض سے نہ کرو بلکہ اسلئے کرو کہ خدا ہم سے خوش ہو۔



اپنی بہت پرستی ترک کر کے آپکی اطاعت قبول کی آپ ہمارے حق میں اتنی رعایت کریں کہ نماز ہمیں معاف کر دیں۔ آنحضرتؐ نے اونکی درخواست قبول نہ فرمائی اور یہ جواب دیا کہ جس مذہب میں نماز نہ ہو اس کچھ فائدہ نہیں۔

قرآن میں بہت سی آیتیں ہیں جنہیں سچے ایمان والوں کو نماز کی تاکید کی ہے مشتمل نمونہ از خود ارے کے طور پر ہم ہی کچھ انتخاب کرتے ہیں قرآن میں جو کچھ ہنسے تجھے الہام کیا ہے اور سے پڑھ اور نماز پر مستقل رہ کیونکہ نماز غلاطت اور بدکاری سے بچاتی ہے اور یقیناً خدا کی یاد بڑا ضروری فرض ہے

تحقیق کلام الہی کی تلاوت اور غنائ کی پابندی اور جو کچھ خدا نے انہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خیرات کرنا چاہیے وہ اعلانیہ کی جائے پاپوشیدہ ہی ایسی تجارت ہو جس میں کبھی نقصان نہ ہوگا

اپنے خاندان کو بھی نماز کی تاکید کر دو اور خود بھی اس پر قائم رہو

اس لئے جب شام ہوا اور صبح کو جب وقت تم سوہنے سے اوشو اس کے نام کی عظمت کر دو خدا ہی کی تعریف جو آسمان اور زمین میں اور غروب کے وقت اور دو پہر کو جب تم ایمان کرنا عیسائیوں کی لارڈس برٹنیر کے مقابل میں مسلمانوں کے ہاں ہی قرآن میں نہایت معقول آیتیں ہیں جنکو مسلمان دعا کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً قرآن کی پہلی سورۃ جسکو سورۃ فاتحہ کہتے ہیں یہ ہے۔

سب تعریف خدا کے شایان شان ہے جو مالک ہے دونوں جہانکا نہایت مہربان اور بڑا رحم والا حاکم ہے قیامت کے دن کا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں

اے خدا میں سید ہے راستہ پر چلا  
 میں نے اون لوگوں کے راستہ پر نہیں لگا دے جن پر تو دربان رہا ہے  
 نہ کہ اون لوگوں کے راستہ پر جن پر تو غصہ ہوا ہے  
 نہ ان کی راہ پر جو بٹکے ہوئے ہیں — آمین  
 ایک اور دعائے ۴۴ میں جس کو نرسٹون کی دعا کہتے ہیں یہ ہے  
 اے خداوند خدا تیرے رحم اور علم نے سب چیزوں کو گہرا لیا ہے  
 اس لئے تو ان لوگوں کو بخشدے جو توبہ کرتے ہیں اور تیرے راستہ پر چلتے ہیں  
 اور میں بریادی کی سزا سے رہائی دے  
 اے خداوند تو ان میں اون باغون میں بجا جو ایسی مسکن ہیں  
 اور جو کافروں میں لوگوں سے وعدہ کر چکا ہے  
 اور ہر شخص سے جو نیک کام کر گیا  
 اور اس کے باپوں اور ان کی جوروں اور ان کے بچوں سے بھی  
 کہہ کر اے خداوند تو فارمطلق اور رانا ہے  
 ادا لگاؤں کو بدی سے بچا  
 کہہ کر اس دن جس کسی کو تیری سے رہائی دینا  
 اسی پر تو رحم کر گیا  
 اور یہی بڑی نجات ہوگی  
 ربائی نمازوں اور غائبی غیر منقولہ قرآن نے بڑی امن کی ہے  
 حقیق بریا کار لوگ خدا کو دیکھنا چاہتے ہیں

مگر وہ اونکو دہوکا دیگا

جب وہ نماز کیلئے کھڑے ہونے میں  
تو لوگوں کے دکھائیے لئے لاپرواہی سے کھڑے ہو جاتے ہیں  
اور وہ خدا کی یاد ایسی کرتے ہیں جو کچھ

اعتقاد اور بے اعتقادی کے درمیان ڈنگبانی ہوئی ہوتی ہے  
اور ادھر کی ہوتی ہے نہ اُدھر کی

پھر یہ ہے اور پھر جو نماز پڑھتے ہیں  
لا پرواہی کے ساتھ

جو اپنے عابد ہونے کی تو زیادہ غائش کرتے ہیں  
مگر حاجتمندوں کو کچھ مدد نہیں دیتے

ایک لایق مصنف نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کی نماز میں حد سے زیادہ خمیہ گی  
اور تہذیب برقی جاتی ہے۔ وہ نماز میں کوئی ناشایستہ حرکت یا بد تہذیبی کی بات نہیں کرتے  
اور بالکل اپنے خالق کی عبادت میں محو معلوم ہوتے ہیں اور انکے چہرے سے ریاکاری  
یا جبر نہیں معلوم ہوتا

قرآن کی خوبو خیریں دو خوبان ثابت اعلیٰ اور نمایاں ہیں ایک تو یہ کہ جہاں کہیں  
اوسمیں خدا کا ذکر ہے اوس سے رو گئے کھڑے ہو جاتے ہیں اور عظمت و جلال معلوم  
ہو تا ہوا اور خدا کی طرف کسی انسانی کمزوری اور خواہش کو منسوب نہیں کیا ہوا اور اوسمیں  
نا پاک اور بد تہذیب اور نامعقول خیالات یا عبارات نہیں یا قصے وغیرہ نہیں ہیں اور اگر

۱۔ سورۃ م ۲۔ سورۃ ۱۰۴ سورۃ زلزلہ ۱۳۱ سورۃ زلزلہ ۱۳۱ سورۃ زلزلہ ۱۳۱

افسوس کی بات ہے کہ وہ کتاب جسے عیسائی لوگ توریت کہتے ہیں ایسے ہیبرون سے  
بہرہ پوری ہے۔ نئی الحقیقت قرآنِ اِنِ اتبعی محبوب سے ایسا بری ہو کر کہیں انگلی رکھنے کی جگہ  
نہیں ہے۔ شروع سے آخر تک پڑھ جائے فحش کا نام نہیں لے

بہت سے مصنفین نے قرآن کی نہایت تعریف کی ہے۔ اذہن سے ایک یون کہتا ہے  
کہ خدا کی قدرت سے آنحضرت میں تین باتیں جمع ہیں یعنی آپ ایک قوم اور ایک سلطنت  
اور ایک مذہب کے بانی ہیں جس کی نظیر تاریخ میں کہیں ملتی ہی نہیں۔ آپ خود مافوقانہ تھے  
نہ کچھ پڑہ سکتے تھے نہ لکھ سکتے تھے اس پر ہی آپ کی کتاب میں شاعری اور مجموعہ  
قوانین اور عام نماز اور مسائل مذہبی سب موجود ہیں اور دوسے زمین کے انسانوں کا  
چشمہ اسی پاکیزگی عبارت اور عقلمندی اور سچائی کا ایک معجزہ مانتا ہے۔ آنحضرت کو  
دعوتِ خدا کے قرآنِ میرا ایک معجزہ ہے اور اس کو ایک جاری معجزہ فرمایا کرتے تھے اور واقع میں معجزہ ہی ہے  
پایہ لڑا اس کو پیدیا میں لکھا ہے کہ قرآن کی زبان خالص عربی سمجھی جاتی ہے اس کی عبارت کی خوبی اور  
شاعرانہ خوبصورتی کی نظیر اور مثال ناممکن ہے۔ اس کے اخلاقی اصول پاکیزہ ہیں۔ جو آدمی ان کی پیروی کرے پوری  
کر لگا متقی اور پرہیزگار ہو جائیگا۔ اور ہر برٹ کے لیکچرر نہیں یہ مضمون مندرج ہے کہ  
قانون اسلام کے اخلاقی اصول لائق تعریف ہیں اور یہ بات اسلام میں اور ہیبرون سے  
زیادہ ہے کہ وہ اپنے احکام کی تعمیل کرنے اور زور و شور کے ساتھ ان کا پابند رکھنے میں  
کامیاب ہوتا ہے۔ اور ایک مشہور پادری کا قول ہے کہ بلاشبہ قرآن کے احکامات کا بہت  
گہرا نقش دل پر ہوتا ہے اور ایسا بائبل کا عیسائیوں کے دلوں پر نہیں ہوتا





اگر میں گناہ کر دین تو اپنی روح کے حق میں بُرا کرتا ہوں لیکن اگر مجھے نیک ہدایت ہوتی ہے جو خدا نے مجھ پر الام کیا ہے کیونکہ وہ سننے کو تیار ہے اور اُنکے قریب ہے جو اسے بکارتے ہیں

جو رحم خدا انسان پر کرتا ہے اوسکا روکنے والا کوئی نہیں ہے اور جس بات کو وہ روکتا ہے اوسکا دینے والا کوئی نہیں ہے سوا اویکی وہی قادر مطلق اور حکیم ہے

اس جگہ یہ بھی مناسب ہے کہ ہم مسائیہوں کی ایک غلط فہمی کا ذکر کریں یعنی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کے عقیدہ میں عورت کے روح نہیں ہے اور اگر ہے بھی تو مثل وحشی جانوروں کی روح کے خانی ہے اسے دوسری دنیا میں انعام نہ ملیگا۔ مسلمانوں کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ بر خلاف اسکے ذہن میں ایسی آئین ہیں جن سے عورتوں کی روحیں معلوم ہوتی ہیں آئینہ کی دنیا میں انہیں صرف سزا ہی نہ ملے گی بلکہ اپنے نیک کاموں کی جزا بھی پاویں گی اس امر خاص میں خدا کے ہاں مذکور موت میں کچھ فرق نہیں ہے

اسی مضمون کی چند آیتیں چوتھی سورۃ سے منتخب کی جاتی ہیں جو گناہ کرتا ہے اوسکا بدلہ پاویگا اسے کوئی محافظ یا مددگار نہ ملیگا سوائے خدا کے لیکن جو کوئی نیک کام کرے گا چاہے وہ مرد ہو یا عورت اور سچا ایمان رکشا ہو گا وہ ہمیشہ میں داخل ہوگا اور اس کے ساتھ کوئی برسلو کی شوگی

سب سے بھاری اور نہایت عام اعتراض اسلام پر یہ کیا جاتا ہے کہ وہ تلوار کے ذریعہ سے پسلا دیا گیا ہے۔ معترضین یاد رکھیں کہ دنیا میں اس سے بڑی غلطی کوئی نہیں ہے۔ اسلام نے کسی مذہب کے عقائد میں کسی دست اندازی نہیں کی ہے نہ کہ کسی کو ایذا پہنچائی ہے اور نہ پوہن کی طرح تحقیق مذہب کے لئے حکم مقرر کئے اور نہ جبر سے کسی کو مسلمان بنایا۔ دعوت اسلام

تو کی گئی مگر جبر گزینین ہوا تو ان کی یہ آیت مسلمانوں کے زبان زد ہے کہ مذہب میں جبر کا  
 کیا کام ہو چنٹ نیلڈ اپنی تاریخی ریویو کے صفحہ ۳۱۱ میں کہتا ہے کہ اگر مسلمان عیسائیوں  
 سے اس طرح پیش آتے جس طرح یودھپ والے مسلمانوں سے پیش آتے تھے تو مشرق میں  
 دین مسیحی کا نام و نشان نہ رہنا ممکن تھا۔ مافشر جو ریولکھتا ہے کہ سچ تو یوں ہے کہ مسلمانوں  
 کے ظلم کو جو انہوں نے عیسائیوں پر کیا کچھ بھی اوس ظلم سے نسبت نہیں ہو جو یوں نے  
 مسلمانوں پر کیا ہے۔ واڈا ان کی جنگوں اور صرف ایک قتل میں جو بار تھالو میڈرڈ  
 پر کیگیا مذہب کی خاطر مسلمانوں کا اتنا خون بہایا گیا ہے کہ مسلمانوں نے آج تک اتنے  
 عیسائی نہیں مارے ہیں۔ اپنے انہیں عیبوں کے چھپانیکے لئے عیسائیوں نے یہ  
 ترکیب کر رکھی ہے کہ لوگوں کو بہکا دیتے ہیں کہ مسلمان ایک ظالم فرقہ ہیں اور اسلام  
 عیسائیوں سے یوں منوا گیا ہے کہ یا تو مرنا قبول کر دیا مسلمان بنو اور عیسائیت کو  
 چوڑو۔ یہ بات بر گز سچ نہیں ہے یوں کی کارروائیوں کے مقابلہ میں جو مردم خواروں  
 کی ہیر جی سے بھی بڑھی ہوئی تھیں مسلمانوں کے چال چلن انجیل کے حکم کے نمونہ ہیں۔ اور  
 اخیر میں کارلائس کی دلیل جو اس سنے اس بحث میں پیش کی ہے ایسی قوی لاجواب اور  
 لاثانی ہے کہ ہم اس کو بغیر بیان لائے ہوئے رہ نہیں سکتے کیونکہ دلائل مذکورہ بالا میں کوئی  
 اس کے ہم پائ نہیں ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ بڑا غل شور مچا ہوا ہے کہ آنحضرت نے اپنا  
 مذہب تلوار کی مدد سے پھیلا یا۔ اگر ہم اس دلیل کو بھی مثل اور سب وجوہات کے  
 کسی مذہب کے بچے ماحوٹے ہوئی کی وجہ گردانیں تو جڑی سے ایک غلطی ہوگی۔ اگر واقع میں  
 تلوار ہی سے پھیلا نا سچ ہو تو ہم پونچھینگے کہ وہ تلوار کمان سے ہاتھ لگی۔ ہرنی راے اپنی ابتدا  
 میں صرف ایک ہی شخص کی راے ہوتی ہے۔ ایک ہی آدمی کے سر میں اوسکا وجود پھیل جاتا ہے

تمام دنیا میں ایک ہی شمس اور اسکا قایل ہوتا ہے تو گویا ایک آدمی تمام دنیا کے مقابل ہوا۔  
 اگر ایک آدمی تلوار مانتہ میں لیلے اور اپنا مذہب دنیا میں پھیلاتا پھرے تو کچھ بھی نہ ہوگا۔ کیونکہ  
 اس سے پہلے تم سب اپنی تلواریں اپنے ماتنوں میں لیلینا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی  
 چیز پھیلتی ہے تو وہ اپنے تئیں آپ پھیلا لیتی ہے۔ اور ہمیشہ تو تلوار کے استعمال سے پہلے  
 کسی کو نفرت نہیں دیکھی چاہے وہ مذہب عیسائی ہی کیوں نہ ہو جب ایک دفعہ تلوار مانتہ  
 پڑ جاتی ہے تو ہر او سے کام میں لانے سے کوئی ہی دریغ نہیں کرتا۔ سیکسن قوم کو  
 جب شارلین نے عیسائی کیا ہے تو نرسے وعظ کو کام نہیں فرمایا تھا۔ ہمیں تلوار کی کچھ  
 ہی پروا نہیں ہے ہم تو ہر چیز کو دنیا میں اپنے لئے مانتہ پانوں مارٹیکو چوڑ دیتے ہیں وہ تلوار کے  
 کام لے یا زبان سے یا کسی اور اوزار سے جو اس کے قبضہ میں آجائے۔ ہم اسے وعظ  
 کہنے کی ہی اجازت دیئے دیدیتے ہیں اور رسالے لکھنے کی ہی اور پڑھنے کی ہی اور کہے دیتے  
 ہیں کہ وہ چونچ یا پتھر جو کچھ اس کے پاس ہوں اون سے کام لینے میں ہرگز دریغ نہ کرے  
 اور جو کچھ وہ کر سکے ہرگز ہرگز اوس میں گئی نہ کرے مگر یقیناً وہ اپنی اس لمبی چوڑی دوڑ میں  
 میں غالب اور نہیں چیزوں پر آویگی جو اس سے کمزور ہونگی اور جن کو وہ مغلوب کر سکیگی  
 جو بات اس سے بہتر ہوگی او سے وہ شان سکیگی اور جو اس سے بری ہوگی اس پر غالب  
 آجائیگی۔ اس گشت میں پھر خود ثالث بن جاتی ہے اور اس سے غلطی جو ہی نہیں سکتی جس چیز کی  
 جگہ بری چیز میں چلی جاتی ہے اس کو سب لوگ بہت ہی سچ کہتے ہیں اور اس کے علاوہ اور  
 کوئی چیز آخر کار اگستی اور بڑھتی نہیں دکھائی دیتی ہے

ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام فضول و بیہودہ گوئی سے پاک ہے ہم اپنی صفوں میں  
 ریاکاروں اور وقت کے بندوں کو نہیں چاہتے ہمارے پاس وقت ضائع کرنا  
 ہے جو صاحب اس ضرور کو شرح و بسط کے ساتھ پورا دیکھنا چاہیں وہ مصنف کی کتابیں اور دی سوز و گداز  
 فرمائیں

نہیں نہ چکو بازاری گفتگو کا مذاق ہے ہمارا مذہب ہماری جان ہے۔ کارلائل نے ہمارے  
 پیغمبر اور ان کے مقلدون کی یہ ادا اپنے تیز اور گہرے ادراک سے محسوس کر لی ہے  
 اور اسکی طرف یوں اشارہ کرتا ہے کہ علاوہ سب باتوں کے میں آنحضرت کو اس لئے  
 پسند کرتا ہوں کہ آپ بازاری اور یہودہ گفتگو سے بالکل برہی ہیں۔ اور نہیں چاہتے  
 کہ اپنی حیثیت سے اپنے کو بڑا کر دکھلا دیں آپ سید ہے سادے بیساختہ اور اپنی مدد  
 آپ کرنے والے باشندے عرب کے ویرانہ کے ہیں۔ نہ تو آپ میں دکھاوٹ کے لئے  
 غور و تامل سے زیادہ اکسار ہر موقع پر جیسی ضرورت ہوتی تھی ویسے ہی آپ ہو جاتے  
 تھے اپنے پیوند لگے ہوئے جوتے اور جوتے میں صاف صاف ویسی ہی باتیں کرنے  
 لگتے تھے جیسی شاہان فارس یا سلاطین یونان کرتے ہیں اور جو کچھ آپ فواتے تھے  
 وہ بادشاہوں کو ماننا پڑتا تھا آپ اپنے مرتبہ کو کافی طور سے جانتے تھے وہی عزت رکھ  
 جو تیری ہے کوئی ریا اس محمد میں نہیں ہے اس سے کفر اور خجالت کا مطلب زمانا بڑا  
 ہے وہ ان چیزوں میں نہایت سرگرم ہے ریا ناحق دعویٰ اور حرص اور دکھاوٹ کے  
 لئے سچ کی تلاش اور سچ کے ساتھ کسب کرنا یہ نہایت سخت گناہ ہیں۔ اور جتنے گناہ  
 خیال میں آسکتے ہیں ان سب کی یہ جڑ ہیں۔ ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس آدمی کے  
 دل اور روح سچ کے طالب نہیں ہیں اور وہ یہودہ دکھاوٹ میں مشغول رہتا ہے  
 ایسا آدمی جو ہوشیار پیدا کرتا اور بولتا ہی نہیں ہے بلکہ مجسم جو ہوشیار ہے۔ انسانی اخلاقی  
 اصل اور معرفت کی آگ اوس میں بہت دگبائی اور بالکل مگرٹی ہے۔ برخلاف اسکے اسلام  
 جس اور کسی بڑے مذہب کے انسانوں میں پوری مساوات پیدا کر دینے والا ہے کیونکہ  
 ہر آدمی انسان کی اصل میں اندرونی نگاہ بڑے کامرتبہ حاصل ہے ایک دوسرے کی روح  
 تمام دنیوی بادشاہوں پر ہماری ہے اسلام کے بموجب سب آدمی برابر ہیں۔ قصہ مختصر

یہ کتبہ میں کہ آنحضرت کا مذہب ایک قسم کی عیسائیت ہے اور اس کے اصول عمدہ ہیں  
 بنین اعلیٰ درجہ کی روحانیت ہو۔ بارہ سو برس سے وہ پانچویں حصہ دنیا کا مذہب  
 اور عزیز پر ہوتا ہے۔ اور سب میں بڑی بات یہ کہ وہ ایسا مذہب ہے جو نہ دل سے مانا جا  
 - عرب اپنے مذہب کو مانگتے اور اسی پر زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ قدیم سے کوئی عیسائی  
 بلکہ شاید حال کے انگلستانی پورٹن بھی اس طور سے اپنے مذہب پر نہیں قائم ہیں جیسے  
 مسلمان اپنے مذہب پر ہیں وہ اپنے مذہب کو پورا پورا مانتے ہیں اور وقت اور ابدی  
 زندگی کا مقابلہ اسی کے ساتھ کرتے ہیں۔ آج کی رات بھی قاہرہ کی سڑکوں کا چوکیدار  
 جب کتا ہے کہ کون جاتا ہے تو اپنے سوال کے جواب کے ساتھ مسافر سے لا الہ الا اللہ اور  
 اللہ اکبر سنتا ہے۔ اسلام ان کروڑوں کالے آدمیوں کی روح اور روزمرہ میں بھایا ہوا  
 اس کے سرگرم واعظ اس کا وعظ ملایا کالے پیپوٹن اور وحشی بہت پرستونین کر رہے ہیں  
 - اپنے سے برے کو یہ مذہب دور کرتا اور سادی اور بہتر کو قائم کرتا ہے

اسی مضمون میں ڈاکٹر مارکس ڈوڈس یون کتا ہے کہ دوا علیٰ ہرجہ کی خوبیاں  
 مسلمانوں میں بہ نسبت عیسائیوں کے زیادہ عیاں ہیں۔ انہیں اپنے خدا کے اقرار میں  
 ذرا تامل اور خوف نہیں ہوتا اور یہ بڑا مسئلہ ان کے عمل میں ہے کہ خدا کی عبادت مندر و ن  
 یا کسی خاص جگہ کے ساتھ مقید نہیں ہے

بڑی عزت ہے ان نماز پڑھنے والے آدمیوں کی  
 جبکی مسجد انہیں کے ساتھ ہر جگہ رہتی ہے  
 جو شادیوں کے وحشیانہ شور میں  
 جنگ کے نہایت شدید انتظام میں

لے ہیرا نیٹ ہیرو ودر شپ مصنف کا ناول

چلتے ہو۔۔۔ جہاز پر بیڑ بھاڑ کے بازار میں  
 اجنبی ملک۔۔۔ میں چاہے وہ کتنی ہی دور ہو  
 چاہے وہ کتنا ہی مختلف ہو پونہج سے  
 اونسکے خیالات اونسکے طریقوں اور پوشاک یا گفتگو کے  
 وہ خاموشی سے اپنی جاننا بچھا لینگے  
 اور بکائی کی طرف اپنا عاجز منہ کر لینگے  
 گویا تمام دنیا کی طرف سے اندھے ہو گئے ہیں  
 اور ہر آواز کی طرف سے ہرے میں جودل کو اوجھلاتی ہو  
 ۔۔۔ ساری زبان میں خدا کی حمد کرتے ہیں  
 دل سے اونسکے حضور میں مناجات کرتے ہیں  
 اور نماز کے وقفوں میں

اس طور سے ٹہرے رہتے ہیں گویا اوسکی عظمت میں مجھ میں  
 ایک اور عبادتی مصنف کہتا ہے کہ اسلام کی عظمتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ  
 اونسکے مندر باتوں سے جننے ہوئے نہیں ہوتے اور اوسکی نماز خدا کی زمین پر اور اونسکے آسمان  
 کے نیچے ہر جگہ ہو سکتی ہے۔

غریب اسلام یہ ہے جسکا ہنسنے اور پوز کر گیا اور جسکے ۴۴ کروڑ آدمی معتقد ہیں وہ  
 بڑے اور آخر الزمان پیغمبر کے پیرو ہیں اور ایک دن میں پانچ دفعہ ایمانداروں کی سے نماز نہیں  
 خدا کو اپنی طرف مخاطب کرتے ہیں

۱۔ محمد بُودھا اور مسیح مصنف مارکس ڈوڈس ڈی ڈی صفحہ ۳۰

۲۔ چارلس ہندوستانی مسلمان صفحہ ۱۷۹ مصنف منشر

یہ سکتے ہیں کہ آنحضرت کا مذہب ایک قسم کی عیسائیت ہے اور اس کے اصول عمدہ ہیں  
 بنیٰن اعلیٰ درجہ کی روحانیت پر۔ بارہ سو برس سے وہ پانچویں حصہ دنیا کا مذہب  
 اور عزیز رہا ہے۔ اور سب میں بڑی بات یہ ہے کہ وہ ایسا مذہب ہے جو نہ دل سے مانا جا  
 - عرب اپنے مذہب کو مانستے اور اسی پر زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ قدیم سے کوئی عیسائی  
 بلکہ شاید حال کے انگلستانی یورٹن بھی اس طور سے اپنے مذہب پر نہیں قائم ہیں جیسے  
 مسلمان اپنے مذہب پر ہیں وہ اپنے مذہب کو پورا پورا مانتے ہیں اور وقت اور ابدی  
 زندگی کا مقابلہ اسی کے ساتھ کرتے ہیں۔ آج کی رات بھی قاہرہ کی سڑکوں کا چوکیدار  
 جب کٹا ہے کہ کون جاتا ہے تو اپنے سوال کے جواب کے ساتھ مسافر سے لا الہ الا اللہ اور  
 اللہ اکبر سنتا ہے۔ اسلام ان کروڑوں کالے آدمیوں کی روح اور روزمرہ میں سمایا ہوا  
 اس کے سرگرم واعظ اور سکاو عظمیٰ کا لے پیوٹن اور وحشی بہت پرستوئیں کر رہے ہیں  
 - اپنے سے برے کو یہ مذہب دور کرتا اور مساوی اور بہتر کو قائم کرتا ہے

اسی مضمون میں ڈاکٹر مارکس ڈوڈس یون کتا ہے کہ دوا علیٰ برجہ کی خوبیاں  
 مسلمانوں میں بہ نسبت عیسائیوں کے زیادہ عیاں ہیں۔ انہیں اپنے خدا کے اقرار میں  
 ذرا تامل اور خوف نہیں ہوتا اور یہ بڑا مسئلہ ان کے عمل میں ہے کہ خدا کی عبادت مندروں  
 یا کسی خاص جگہ کے ساتھ مقید نہیں ہے

بڑی عزت ہے ان نماز پڑھنے والے آدمیوں کی  
 جبکی مسجد انہیں کے ساتھ ہر جگہ رہتی ہے  
 جو شادیوں کے وحشیانہ شور میں  
 جگہ کے نہایت شدید انتظام میں

لے ہیرا نیٹ بیرو در شب معذبہ کا لائل

چلتے ہوئے جہاز پر بیٹھ بھاڑ کے بازار میں  
 اجنبی ملک میں جا ہے وہ کتنی ہی دور ہو  
 چاہے وہ کتنا ہی مختلف ہو پونج سے  
 اونکے خیالات اونکے طریقوں اور پوشاک یا گفتگو کے  
 وہ خاموشی سے اپنی جانناز بچھا لینگے  
 اور ماکہ کی طرف اپنا عاجز منہ کر لینگے  
 گویا تمام دنیا کی طرف سے اندھے ہو گئے ہیں  
 اور ہر آواز کی طرف سے ہرے میں جودل کو اوجھٹاتی ہو  
 سادی زبان میں خدا کی حمد کرتے ہیں  
 دل سے اونکے حضور میں مناجات کرتے ہیں  
 اور نماز کے وقفوں میں

اس طور سے ٹہرے رہتے ہیں گویا اونکی عظمت میں مجبور  
 ایک اور عیسائی مصنف کہتا ہے کہ اسلام کی عظمتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ  
 اونکے مندر باتوں سے جنسے ہوئے نہیں ہوتے اور اونکی نماز خدا کی زمین پر اور اونکے آسمان  
 کے نیچے ہر جگہ ہو سکتی ہے۔

غریب اسلام یہ ہے جسکا کہنے اور پڑھ کر کیا اور جسکے ہم اگر ڈرامی معتقد ہیں وہ  
 بڑے اور آخر الزماں پیغمبر کے پیرو ہیں اور ایک دن میں بائیس دفعہ ایمانداروں کی سے نمازوں میں  
 خدا کو اپنی طرف مخاطب کرتے ہیں

۱۔ حجہ بودہ اور مسیح مصنف مارکس ڈوڈس ڈی ڈی صفحہ ۳۰

۲۔ چار سے ہندوستانی مسلمانوں صفحہ ۱۷۹ مصنف مشٹر



افریقہ کے تمام شمالی کنارے پر مراکو سے لگا کے جنوب کی طرف ٹرانسوال تک مہذبہ زنجبار کے اسلام ہی اسلام پھیلا ہوا ہے۔ اوسکا راج مصر و ترکی عہداری و عرب و فارس و افغانستان و ترکستان میں ہے اور ہ کروڑوں لاکھ سے زیادہ مسلمان ہندوستان میں بین ملائی قوم میں اس مذہب کا بڑا زور شور ہے اور چین کی زمین کو نو اسنے دانتوں سے پکڑ لیا ہے صرف کیپ کالونی میں ہا ہزار مسلمان موجود ہیں اوسکی مسجدیں مسائی بہرہ پاکے ویرانوں میں بھی مل سکتی ہیں اور سینٹ پیٹر برگ اسلٹن روس میں بھی مسلمانوں کی جماعت کا کچھ کم زور شور نہیں ہے اور دنیا کے مختلف حصوں میں اوسکے پیلاٹیکے واسطے واعظین کی کوششیں کامیاب ہوتی جاتی ہیں اور انت متحدہ انگلستان و ایرلینڈ کے پیچھے تو یہ مذہب پنجے جاڑ کے پکڑ گیا ہے (جہاں کے سہارا اور اسلام کے مربی و سرپرست کتاب ہذا کے مصنف سلام اللہ تعالیٰ ہیں)

وہ فرماتے ہیں ہم اپنے ہموطن انگلستانیوں کو اسی برادرانہ جماعت کی طرف بلاتے ہیں یہی وہ مذہب ہے جسے ہم اونکے سامنے قبولیت کی واسطے پیش کرتے ہیں۔ ہماری اولیٰ سے درخواست ہے کہ وہ اونے قصصوں کو دور کریں جو ہستنا پشت سے عیار اور چالاک مذہبی علما کی ہٹ دھرمیوں نے اونکے دل پر منقش کر دیے ہیں۔ اپنے انگلستانی مہائیوں کی خدمتیں ہماری یہ التماس ہے کہ وہ اپنی تسلی اس عیسائی مسئلہ سے نہ کر لیا کریں کہ "یہ ایک ربانی راز ہے" یہ جواب کا نا اہل محال مسئلہ ہے۔ سید ہاسا و مذہب جو خدا کا درمطلق نے پہلے اور سادہ انسان پہلے تارا تھا بیدار اور وہو کے یا شعبہ وہم سے بالکل میں نہیں کہتا

جو باتیں مجاہدین نہ آویں یا اونہیں کوئی صورت محال ہونے کی موجود ہو وہ ضرور بالضرور متلاشی حق کے دلہن نکلتے اور سب اعتباری اور خیالی پریشانی بہا کر دیتی ہیں اور

تمام معاملات غیبی ہیں تو ان سے نہایت خوف معلوم ہوتا ہے کہ جو نتائج مذہب سے متعلق ہیں وہ  
 اوکلی غلطی کے انجام از بس سخت ہونگے۔ ہمیں تو اپنی روح کی نیچر اور انجام معلوم ہونا ہی بہت ضرورت  
 تھا۔ جواب اسلام سادہ الفاظ میں دیدیتا ہے۔ وہ ہمیں خدا سے خدا و ملائکت کی حق تعالیٰ پر اور  
 ان کو چرامرضی پشہ کر رہنا بتاتا ہے۔ تم خدا کی طرف سے آئے ہو اور اسی کی طرف لوٹو یہ بتاتا ہے  
 ان کی سب حص ہواؤں اور ذاتی فائدوں اور ناموری کے خدائوں اور انسانی بنائی ہوئی  
 یوں کو غارت کرے۔ بتاتا ہے کہ خداوند کریم انسان کے بنائے ہوئے طور بقول اور اسرار ہی نہیں  
 وہ کیسے ہی مغز اور سر پر آوردہ ہوں غارت کر دے مگر انسان جو خالق کا اخیر و نہایت مرتب  
 سجائی اور راستبازی کے صاف اور سید ہے راستہ سے گرا نہو۔ مگر شاید یہ دلیل پیش ہو کہ  
 لکھ ہو یہ تو انسانوں کے عقاید کی حقارت کرتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یقیناً جو لوگ عقاید کو  
 بت میں وہ اپنے الفاظ کے قدرتی اثر کو وزن نہیں کر سکتے جیسا کہ حال میں آئے۔ یعنی ایک  
 اگر کسی ملک میں بھی عقیدہ ناچیز نہیں سمجھا جاتا۔ یہاں تک کہ تجارت میں بھی ایسا نہیں  
 ہوتا۔ آدمی کے عقاید پر اس کا فائدہ اور نقصان منحصر ہے۔ وہ بیوقوفانہ اعتقاد سے اپنا  
 بے کام نہیں لگاتا ہے جس سے اس سے نقصان اور بے باقی ہوتی ہے۔ آدمی  
 بیکے شہر کرنے لگتا ہے اور وہ موقع اس کے ہاتھ سے نکل جاتا ہے جس سے زیادہ سچی گمراہی  
 اور آدمیوں کو بڑے بڑے غایان فائدے پہنچتے ہیں۔ اور علی اور علیٰ معاشرت کا بھی یہی  
 نہیں ایک دم سے معلوم ہو جاتا ہے کہ غلط اصول کی پابندی سے کل سلسلہ دلائل کو حضرت  
 کے عقیدے کا اعلیٰ کم کسی خاص نتیجہ کے ثبوت کیلئے چاہے جتنے مشاہدوں اور تجربوں کی ضرورت  
 انہیں سمجھتا۔ اور انسان کی زندگی کے روزمرہ کے کاموں میں بھی غلط اعتقاد بے شمار قائل  
 سے ملک نتائج اور غلطیوں کا باعث ہو سکتا ہے۔ مگر جب انسان کو کسی اعتقاد پر عمل کرنا

پسے تو ضرور دیکھ لیا جاسے کہ اسے حاصل ماجرب سے میل ہی پر پانہیں ملے

ڈاکٹر مودے نے فصیح و بلیغ الفاظ میں کج کامیابی کہ جب انسان کلچر خانی حصہ کا فیوچر میں جذبہ  
کر دینے اپنے مرنے کا حکم آوے تو وہ اس حکم کی تعمیل ڈرتا ہوا نہ کرے جیسے کہ وہ اپنی کسی شخصیت  
دشمن کے قبضہ میں دیتا ہو بلکہ اس وقت انسان کی ایسی کج حالت ہونی چاہئے جیسے بچے اپنے سبق کو  
اپنی طرح یاد کر کے بے غل و غش اپنے تئیں اپنی مادرِ مہنت کے سپرد کر دیتے ہیں اور وہ انہیں بڑا حکم  
دیہیتی جو یہ انسان کی آب و گل میں ہی مقصد سمایا ہوا اور اس کا ہر عمل اس کی خاطر صابرانہ ہو  
ایکے لئے بالکل نہ دل سے کوشش کرنی لازم ہے اور اپنی عمر بھر اسی میں مشغول رہنا اس کا  
فرض ہے۔ مسلمانوں کے خدا کی مرضی پر شاکر ہو چکے ہیں یعنی میں جو ادب پہنچا ہوا ہے۔

خاتمہ پر میں ادن لوگوں کو جو مسلمان ہونیکو تیار ہیں اور ادن لوگوں کو جو اپنی تسمین  
کی دلیری سے مسلمان ہو چکے ہیں اور عیسائیت کو ترک کر دیا ہو مطلع کرتا ہوں کہ ان کو ضروری بات  
فی السید کہ کسی چاہئے کہ لوگ ادن پر ہنسینگے انہیں بڑا سبلا کہیں گے اور ان کے مقاصد اور اغراض پر  
بخشیں ہونگی اور وہ غلط بتا بنا کے بیان کئے جائینگے

یہی حالت آنحضرت کے زمانہ میں تھی اور یہی قیامت تک رہیگی۔ ادن لوگوں کی تسلی اور  
انھیں خوار کیلئے خود خداوند قادر مطلق اور ان کے ایمان سنبھالنے کیلئے قرآن پاک میں فرمایا ہے  
وہ لوگ تجھے اسلام قبول کر چکے واسطے ملاست کرتے ہیں

ادن میں جواب دے اور کہہ کہ مجھے اسلام قبول کر لینے واسطے ملاست نہ کرو  
بلکہ خدا تم پر لعنت کرتا ہے کیونکہ اسے سننے تمہیں اسی مذہب کی طرف پابیت کی ہو  
تحقیق خدا آسمان اور زمین کی چسپی ہوئی باتیں جانتا ہے اور خدا دیکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو  
اور نہ تو کسی ایذا شکنشی سے نہ مصنفہ دیو پنڈ ہے جی راجہ میں ہی اے ۱۷ سورہ ۹۱ کی آخری آیت





